



﴿مؤلف﴾

نشیرونی پیرشاد صاحب سابق بی بی آپیکر مدرس ضلع بدایون

﴿بانتظام﴾

فاکسار اہوا احسان قطب الدین احمد غفرلہ اللہ

﴿پر وپر است﴾

ماہ جولائی ۱۹۰۹ء عیسوی مطابق ماہ جمادی الاخری ۱۳۲۸ ہجری

﴿بارشتم بعد حفظ حق تالیف﴾

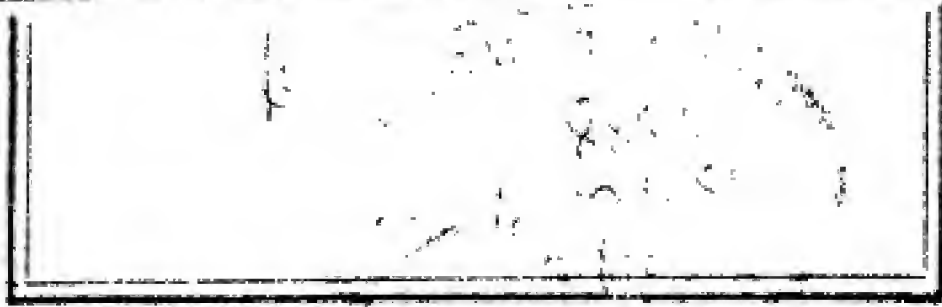
نامی کسین لکھنؤ بین چھپی

۱۳۰ ایکٹ دشام

یوچی بادشاہ

برس ازیر

۸۔ کسی امیر کی صحبت میں ایک بڑھیا ۴۰ سالہ قاحشہ تھی اور اس کا ایک لڑکا ۴۴ برس کا تھا ایک وزیر امیر نے دونوں سے عمر پوچھی عورت بولی کہ مجھ کو ٹھیک تو نہیں معلوم مگر میری ماں مجھ کو چودہ برس کا کستی میں لڑکا سنکر بولا کہ جناب اس حساب سے میرے پیدا ہونے میں ۷۴ برس باقی ہیں ۹۔ نواب اعظم خان حقہ پل رہے تھے اثنائے کلام میں ملا دو پیازہ سے پوچھا کہ حقہ پنا کیسا ہے ملا نے جواب دیا کہ میری رائے میں یہ فعل عبث و احمقوں کا کام ہے لیکن آپ کو مضائقہ نہیں ہے۔ ایک نادعلو الی کی دکان پر گئے اور ایک شیرینی کی طرت اشارہ کر کے پوچھا یہ کیا ہے حلوائی نے کہا جابجا آپ نے جھٹ اٹھا کر کھالیا اور کہا آپ ہی نے کھا تھا کھا جا۔ ایک ظریف کسی حلوائی کی دکان سے کچھ حلوا اٹھا لیا اور کھانے کا ارادہ کیا حلوائی نے اس کے ہاتھ سے چھینا چاہا ظریف نے فوراً ہتھ میں رکھ لیا اور کہا اب خوش ہو انا تیرے ہاتھ لگانا میری ۹۔ ایک شہنشاہ چار دہائیوں میں شہر کی گراہ میں پڑا روپہ بلوائے تو چارم اللہ کے نام پر خیرات کروا کر اتفاقاً روپہ مل گیا اصراف کو دکھایا اس نے کہا روپہ کھوٹا ۱۲ کا ہو شہنشاہ نے لگاوا وہ اللہ بیان بنا اس پر اتوبی ہے دس دس اپنے چار خندے پہلے سے کاٹ لیے۔ ۱۰۔ ایک کالنے نے کسی کے شراب بدی کہ میں تم سے زیادہ دیکھتا ہوں جب شراب منظور ہو گئی کانا بولا میں جیتا کیونکہ میں تمھاری دوائی نکھیں دیکھتا ہوں لیکن تم یہی ایک آنکھ دیکھتے ہو ۱۱۔ کسی حاکم نے مقدمہ کے گواہ سے پوچھا کہ تو سنا ہے کہ اس پر سے رافق ہے یا نہیں اس نے کہا بہت کچھ ہے تو پچا کہ قرآن پڑھ لیتا ہو کدائی قزاق سے پھر پوچھا کہ کبھی مردہ کی تجسّس و تکشّس کی ہے؟ کہہ کر تو میرا مانی پڑا۔ پوچھا جب مردہ کو غسل دیکر کفن میں رکھ کر قبر میں اتارتا ہے تو کیا بڑھتا ہے؟ کہہ کر عبارت کہ اسے مردہ شایاں تو نے ایچ موت پائی کہ تجھ کو حاکم کے رز بدگواری میں جانا پڑا۔ ۱۲۔ ایک بادشاہ نے سیریل تذکرہ اپنے ایک مرید سے کہا کہ جس کا نام بان پر ہوتا ہو وہ اکثر بدذات ہوتا ہے جیسے فیلبان گاڈ بیان باغیان وغیرہ مصائب ۱۳۔ کہا آپ کتنی ہیں احمد بان + کہ بان مسکین سب بد زبان ۱۴۔ ایک بادشاہ نے خیم سے اپنی باقی عمر پوچھی جوابت یارس برہن بادشاہ نہایت فکر مند ہوا وزیر نے وجہ فکر پوچھی بادشاہ نے کلام حال کہہ دیا وزیر نے منہ کو بادشاہ کے روبرو بلا کر خیم کی باقی عمر پوچھی اس نے کہا میں برس وزیر نے تلو اور کچھ بھی منہ کو قتل کر ڈالا اور بادشاہ سے کہا اس جھوٹے کی بات کا کیا اعتبار



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا مولعت ان اوصاف کا فقیر حقیقی پر شاو بار دینی عالمی طبعمان قیصر
 بذلہ سبحان لطافت اسام کی خدمت میں گزارش پر دینے کے حکم محضات معنی لطیف
 حاضر جو اپنی فضائل حمیدہ سے ہے عقل نے نشاۃ فاطمہ اور تفہیم مزاج کے یہ نہ ہوا
 چنانچہ لکھا ہے زمانے بحث علم و درس تدریس کہ با شاہان انسان را
 زمانے شعر و شطرنج و حکایت کہ گرد در فح خاطر اطلالے مزاج اور دل کی بار بار
 منزل کلفت اور باعث زیادت انس و الفت اور باعث بشاشت اور حسن معاشرت بہت
 لیکن اسکی جانب فراہابی کی اور تسخیر ہے اور جانب تقریب افسردہ فاطمی اور حبوست
 لطیفہ کہ سخن نے کیسی بگری بکولی اور زنج کر کے کھالی ایک صفت نے اوسنے کی گئی تھے
 پرانی بگری کھالی قیامت کے دن مانوڑ ہو گئے جواب دیا کہ میں منکر ہو جاؤ گا دوست کہ
 کہ رہاں مالک بگری کا موجود ہو گا اور بگری بھی موجود ہو گی اور خود گو اپنی گئی ہو
 کہ تب تو کچھ فکر ہی نہیں بگری کے کان پکڑ مالک کے حوالے کر دو گا۔ ۲۔ ایک صاحب نے پوچھا
 رات میں گھڑا سر پر رکھو ہاتھ میں چراغ لے جلا جاتا تھا کسی نے پوچھا اے اندھے تجھ کو چراغ سے
 کیا فائدہ تو دیکھ سکتا ہی نہیں جواب دیا اپنے لیے چراغ نہیں بلکہ تمہارے لیے ہے
 دیکھ کر چلو اور دہکانہ دور ۳۔ تیور رنگ بار شاہ نے ایک مطرب بلا یا کہ اندھا
 نام پوچھا کہ دولت فرمایا دولت کیا اندھی ہوتی ہے جواب دیا کہ رات میں
 کیوں آتی۔ ۴۔ ایک ظریف شخص کسی امیر کے پاس گیا امیر بولا خوب قرا
 میرا دل چاہتا تھا کہ کسی مسخرہ سے گفتگو کروں ظریف بولا جناب میں بھی اسی

جب پہا ہے جان ضائع کر دے۔ ۲۲۔ ایک آغا گدھے پر ٹھک لڑے بیٹے جاتا تھا راہ میں
پانی برسا شروع ہوا ٹھک بہ گیا اس کے بعد اگلے پٹے آغا کسی پہاڑ کے غار میں جھپٹا گدھا ماریا
پھر بجلی کو نہا شروع ہوئی تو بڑا بار خدا یا ٹھک شستی و خراب کشتی اکٹون حقایق میری چندین باہم
کہ یہ وہن اکیم و مجرم۔ ۲۳۔ نادشاہ نے جب اہلی سین ہزار ملک آدمیوں کو قتل کڑا والا اور خلق تیار ہوئی
کسی نے یہ غمخیز لکھنا اس کے پانگٹ رکھ دیا کہ اگر تو خدا ہی خدا کو بندہ کی ضرورت ہے اگر نبی ہے
انہی کو امت دیکار ہو اگر بادشاہ ہو یا بادشاہ کو رعیت رکھنا لابد ہے اس تو کیوں خلق کو قتل کرتا
بادشاہ نے لکھنا یہ میں خدا ہوں نہ رسول بادشاہ میں غضب لیتی ہوں جو تیر نازلی ہو اس کے
۲۴۔ ایک تیلی بے ایمان کے ڈروس کھارہ تھا اس کا گدھا وقت ہی وقت چلا یا کرتا تھا اوتلی کو
ناگوار گدھا تھا ایک شب عاتلی کہ گدھا ماریا اتفاقاً اس ات تیلی کا یہل ماریا کو یہ حال
دیکھ کر خدا کی طرف خطاب کر کے کہنے لگا افسوس میں چندین سال خدائی کر دی گا و خیر انشا ختمی۔
۲۵۔ ایک گبر و دھوپ میں پیادہ پا چلا جاتا تھا امانگی کہ یا خدا سواری اتفاقاً ایک ارکھلا جکی
کھوڑی کا پیچہ ٹھک گیا تھا اس نے اس شخص سے ازراہ حکم کہا کہ اس پیچہ کو اوٹھا کر ہمراہ لیجئے
ایسا کرنا پڑا اور راہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ واہ جناب باری میری دعا کا آپ خود مطالب
سمجھے سواری تو دی گروہ سواری جو مجھ سواری ہو میں نے تو وہ سواری چاہی تھی پس سواری
۲۶۔ ایک ظریف کسی باغ میں گیا اور انگور وغیرہ دیکھ کر توڑ توڑ کر ایک ٹوکری میں بھر لے لگا
اتفاقاً باغبان آگیا اور کہا کہ تو یہاں باغ میں کیوں آیا ظریف بولا کہ میں ارادۂ خود نہیں آیا
بلکہ آدھی آئی اس نے مجھ کو یہاں لا ڈالا باغبان نے کہا کہ اچھا یوں ہی سہی مگر انگور کیوں
توڑے وہ بولا میں نے تو نہیں توڑے مگر آندھی سے اوڑ کر درختوں سے ٹکرا کر جو میں گرا
اوس سے شاید کچھ انگور ٹوٹ گئے ہوں باغبان بولا کہ اچھا یہ سب تا مگر انگور دن کو ٹوکری میں
کنے آگیا کیا ظریف بولا ہاں بیشک میں مجھے بھی حیرت ہے کیا عجیب کوئی قدرت کہ اس کا
۲۷۔ تین شخص غریب تھے ایک مسلمان دوسرا یہودی تیسرا عیسائی اس میں
مٹھ رہے کسی جرد کی خدمت میں ان راہ تھاں نوازی تینوں کے واسطے کھانا بھیجا جو کھانے پر وہی او
عیسائی کو دیا شہانہ تھی وونکا کھانا صبح پر تھی کہ کہ اگر رکھ دیا اور قاتل

۱۴۔ سکندر سے ایک شخص نے ایک دیہہ کا سوال کیا بادشاہ نے کہا ایسی ذرا سی چیز مجھ سے
 کیا مانگا تا ہے جو میرے کالقی نہیں اچھے نے کہا اچھا ایک ملک خطا کر فرمایا یہ تیرے کالقی نہیں
 ۱۵۔ کسی کے دروازے پر آواز دے سوال کیا اندر سے آواز آئی بی بی گھر میں نہیں ہے
 آواز بولا میں نے روٹی کا سوال کیا بی بی نہیں مانگا۔ ۱۶۔ کوئی شخص خط لکھانے
 کسی کے پاس گیا اس نے عذر کیا کہ میرے ہاتھوں میں درد ہوتا ہے اس نے کہا کہ درد ہے
 کیا تعلق ہاتھ سے لکھو گے جواب دیا کہ میرا لکھا دوسرا پڑھ نہیں سکتا پڑھنے کے لیے
 مجھے کو جاننا پڑتا ہے۔ ۱۷۔ ایک شخص خط لکھ رہا تھا ایک غیر شخص نے اس کے پاس آکر بیٹھا اور
 خط پڑھنے لگا اس نے خط میں لکھ دیا کہ ایک غیر شخص میرا خط پڑھ رہا ہے اس نے اس سے کہا کہ
 نہیں لکھ سکتا وہ بولا جناب میں نے آپ کا خط نہیں پڑھا آپ میری راز دل نہیں اور نہ لکھا اگر خط
 نہیں پڑھا تو یہ حال کیونکر جانا۔ ۱۸۔ ایک کبر سے بوجھا کہ تو جانتا ہے کہ تیری بیٹی بستی
 ہو جاوے اور لوگوں کی بیٹی تیری سی کبڑی ہو جائے کہا ہاں بیٹی میری سی ہو جائے تاکہ اس سے
 روٹھے دیکھتے ہیں میں بھی اذکو دیکھوں۔ ۱۹۔ نواب آصف اللہ خان ایک روز اپنے ملازم
 دولت نامی پر غصا ہوئے اور حکم دیا اس کو نکال دو تو کراہ سوقت تو چلا گیا دوسری روز اگر
 نواب کی خدمت میں کھلا بھیجی دولت در دولت پر حاضر رہے یا جا کر نواب نے فرمایا کہ یہ ہے
 ۲۰۔ ایک بادشاہ نے حاضرین مجلس سے کہا کہ جو کوئی میری دعا کا حال بتا دے گا وہ اس کو لاکھ روپیہ
 دوں گا ایک عقلمند نے کہا آپ کے دل میں یہ ہے کہ خدا بیشک ہے اور میں اسے کام دعا کے ساتھ
 کریں کہ وہ خوش رہے بادشاہ نے کہا بیشک در حجب عہد انعام دیا وزیر کو سدا ہو اگر کسی
 بات پر اس قدر روپیہ دیدیا گیا عقلمند نے کہا میری دعا کا بھی اگر حال بتا دے گا پچاس ہزار روپیہ
 دوں گا اور دل میں سوچا کہ شاید میری مضمون میری نسبت بھی کیسا منکر ہو جاوے گا تو کیا مضائقہ
 عقلمند بولا آپ کے دل میں یہ ہے کہ حضرت جہان پناہ کی عمر دراز ہو اور ملک دولت کی آفتی ہو
 وزیر کو کتنا بڑا کہ بیشک در انعام بھی دیدیا۔ ۲۱۔ بقراط سے پوچھا کہ صبح کتنے دن بعد
 سنا چاہیے کہ عمر کبھر میں ایک بار کہا اگر ضبط نہ ہو سکے کہا سال میں ایک بار کہا اگر اتنا بھی صبر ہو سکے
 کہا صبر میں ایک بار کہا اگر اتنا بھی ضبط نہ ہو سکے کہا ہفتہ میں ایک بار کہا اگر اتنا بھی گن سکے کہا تہہ ہزار ہے

اوٹھا کر دیکھنے لگا جب شکل اس میں نظر آئی پھینک دیا اور کہا جو آپکا ایسا برا منہ نہ تھا تو کیوں کوئی
 راہ میں ڈال جاتا۔ ۴۲۔ ایک حق اور ایک نالی اور ایک فقیر ہر سفر تھے رات کو چوروں کے
 خون سے پہرہ مقرر کر لیا تا نالی نے اپنے پہرہ میں جو بولا تھا بیماری میں شغل خاطر کے لیے سوتے ہیں
 احمق کی ججاست بنادی اور جب دوسرے پہرہ کا وقت آیا تب احمق کو جگا کر آپ سو رہا اتفاقاً
 کہیں سر پر جو ہاتھ بیویچ گیا تو احمق کہنے لگا وہ دوسرا پہرہ تو میرا ہے تو نے فقیر کو کیوں جگا دیا
 ۴۳۔ ایک حق اور ایک صدمہ سر میں بٹھرا دو نوجوان بھٹیلا رستے کہا کہ کچھ اندھیرے سے ہلو
 جگا دینا احمق خود بخود اندھیرے سے جاٹا اور گھبراہٹ میں قاصد کی بلکڑی پاندرہ لی اور چل دیا راہ میں
 برچھائیں دیکھ کر کہنے لگا واہ بھٹیلا ری نے مجھے یہ قاصد کو جگا دیا۔ ۴۴۔ ایک حق سفر میں آؤ
 گھر سے آدمی آیا اور خبر دی کہ تیری عورت بڑھ ہو گئی احمق رونے لگا اس لمحہ نے حال معلوم
 کر کے اس سے کہا کہ بھلا تم صبح و سہرے موجود ہو تمہاری عورت کس طرح بڑھ ہو گئی کہو لگا
 وہ آپ بھی سچ کہتے ہیں مگر خبر کو کس طرح سچ نہ مانوں قاصد یہی آدمی ہے کہیں جھوٹ نہیں بولتا
 ۴۵۔ ایک احمق مع اپنی ماں کے ایک کنوین پر بیویچ لڑکے نے جھک کر اپنا عکس کنوین میں
 دیکھا ماں سے پکار کر کہا دیکھ تو اس میں مرد بیٹھا ہے ماں نے بھی اگر نگاہ کی اور کہا ارے
 اس کے پاس ایک عورت بھی تو ہے۔ ۴۶۔ ایک احمق کی سولی اس کے گھر میں کھو گئی تھی
 اور وہ کلی میں ڈھونڈ رہا تھا لوگوں نے پوچھا کہ جو چیز گھر میں گم ہوئی اسکو یہاں
 کیا ڈھونڈتا ہے کہا کیا کروں میری گھر میں اندھیرا بہت ہے اور چراغ موجود نہیں ہے۔ ۴۷۔
 کوئی شخص کسی احمق حکیم کے پاس شکایت قبض کی لیکھا اور دوا چاہی کہ چند دست آجاوین
 حکیم نے ایسی دوا دی کہ سب سے زیادہ دست آئے اور مر گیا لوگوں نے حکیم کو گرفتار کرنا چاہا
 حکیم نے کہا میں نے بڑا کیا کیا اچھا ہوا مر گیا قبض کی تکلیف سے تو جھوٹ گیا۔ ۴۸۔ ایک شخص نے
 اپنے نوکر سے مرغ کا قلیہ پکانے کو کہا اس نے پکایا اور جی جو پلچایا ایک ران اس کی آپ کھا گیا باقی
 گوشت آقا کے سامنے رکھا آقا نے کہا ایک ران کمان گئی نوکر کو لا حضور اس مرغ کے ایک ہی
 ٹانگ تھی آقا ہنس کر بولا بے احمق کہیں ایک ٹانگ کا بھی مرغ ہوتا ہے اتفاقاً کسی روز ایک مرغ
 ایک ٹانگ دکھائے گھر آتا تھا نوکر آقا سے بولا حضور یہ کچھ بچہ مرغ بھی ایک ہی ٹانگ کا ہے اٹھانے

اگر یہ کام اوسین لکھا ہے تو خالد و نگار نہ آپ خلاف اقرار کیوں جدید کام کو فرماتے ہیں آپ
 جانین اور گھوڑا۔ ۳۴۔ ایک صاحب کو کرکام میں سست تھا ایک ن اوس سے شفا ہو کر
 فرمانے لگے کہ تو جس کام کو بھیجا جاتا ہے سارا دن اوسی میں لگا دیتا ہوں تو کرکی خوبی یہ ہے
 کہ اگر ایک کام کو بھیجا جاتا اوسکے سوائے اور چند کام کر لائے اتفاقاً ایک روز خواجہ صاحب بیمار ہوئے
 نوکر کو بھیجا کہ طبیب کے بلالائے نوکر گیا اور تھوڑی دیر بعد چند شخص معراہ لیکر حاضر ہوا مالک نے
 پوچھا یہ اشخاص کون ہیں کہنے لگا جناب اوس روز کی آپ کی نصیحت مجھے یاد ہے آپ کے
 علاج کے لیے طبیب لایا ہوں اگر صحت ہو جائے تو مطرب برای بزم عشرت حاضر ہو اگر
 خدا نخواستہ آپ مر جائیں تو غسال اور کفن و زاور و خمر گراور نماز پڑھنے والا اور گورکن
 یہ سب شخص حاضر ہیں۔ ۳۵۔ ایک صاحب کو ٹھہر بیٹھے تو نوکر سے کہا مجھا ڈو دیکر کوڑا نیچے
 ڈال دے مگر بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا وہ کوڑا لیے منتظر بیٹھا رہا اور جب ایک شریف مقطع صورت
 نکلے اونپر ڈال دیا جب دھنوں نے شور و غل کیا اور آقا خاں نے لگا تو نوکر تڑپ کے میاں سے بولا
 میرا کیا قصو ہے آپ ہی تو فرمایا تھا بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا۔ ۳۶۔ ایک شخص کا گھوڑا سائیس کے
 ہاتھ سے دریا میں ڈوب گیا آقا لب ربا اگر سائیس سے پوچھنے لگا کہ ابے کس جگہ گھوڑا ڈوبا تو میاں کی
 تلوار دریا میں پھینک بتایا کہ حضور اس جگہ۔ ۳۷۔ ایک شخص کو دس گھوڑا صاحب خانہ نے
 دو پیسے نوکر کو دیے کہ پیسے لے آؤ کر بازار میں ہو چکر سوچا کہ پیسوں میں کیا بھلا ہو گا اسلئے
 وہ اونکی تین روٹیاں خرید لایا اور ایک ولی صمان کے رو برو خوان میں رکھ دی صاحب خانہ
 نوکر کی طرح غصہ ہو کر دیکھنے لگا نوکر بولا آپ غصہ کیوں ہوتے ہیں دو اور بھی بھیج دو ہیں۔ ۳۸۔
 ایک احمق کا اونٹ کھو گیا وہ شکر کرنے لگا لوگوں نے شکر کا سبب پوچھا کہ خوب ہوا کہ میں اوپر
 سوار نہ تھا ورنہ اوسکے ساتھ میں بھی کھو جاتا۔ ۳۹۔ ایک احمق گھوڑے پر سوار اور
 گھاس کا گٹھا اپنے سر پر رکھے جاتا تھا کسی نے پوچھا ارے گھاس کا گٹھا بھی گھوڑی پر کیوں
 نہ رکھ لیا بولا کیا خوب گھوڑے پر بوجھ زیادہ نہ ہو جاتا۔ ۴۰۔ ایک احمق جنگل میں اذان کی دھڑک
 دہڑ جاتا تھا لوگوں نے پوچھا یہ کیا کرتا ہے کہا سب آدمی کہتے ہیں کہ تیری آواز دوسے اچھی
 معلوم ہوتی ہے اوسکی آزمائش کرتا ہوں۔ ۴۱۔ ایک صورت احمق ایک مینہ راہ میں پڑا پایا

صاحب جب میں نے یہ حال دیکھا تو پھر گھر کی طرف منہ کر کے چائنا شروع کیا اور اس تدبیر سے
 یہاں پہونچ گیا۔ ۷۹۔ کسی نے اسے طلبا سے امتحان پوچھا کہ بتاؤ اس کو کس کو کتہ میں ایک
 لڑکا ہوا جس میں مرغی انڈا دی ہے اسی کو بچہ کر بولا کہ ایسا کیا کرتا ہے وہ بولا کہ اب میں
 ایسا ہی لکھا ہے اور کتاب لا کر سامنے رکھ دی جیسے لکھا تھا کہ مرغی اوسط میں فی ماہ
 اس قدر انڈے دیتی ہے۔ ۸۰۔ ایک شخص نے سفر کو ساتھ وخت اپنی بی بی سے پوچھا
 کہ تمہارے لیے کتنے دن کے کھانے کا سامان کر جاؤں عورت نے جواب دیا کہ جتنے دن کی میری
 زندگی ہو مرد بولا کہ زندگی میری اتنی نہیں ہے عورت نے جواب دیا کہ روزی بھی تمہارے
 ہاتھ میں نہیں ہے۔ ۸۱۔ ایک شخص نے ایک کنواں کسی شخص کے ہاتھ فروخت کیا لیکن
 سبب وہ اس سے پانی بہنے کو ممانعت کی کہ میں نے کنواں بیچا ہے کچھ پانی نہیں بچا
 وہ ہراساں ہے نہ بہت ناشر عدالت تک پہونچی حاکم نے بائع سے کہا کہ بیشک تو نے کنواں بیچا ہے
 پانی نہیں تو نے اپنا پانی اس کے اوپر کنوین میں کیوں رکھا آج ہی سب پانی نکال لے
 ورنہ جہانہ کرونا جا چار دوستوں نے راضی نامہ داخل کیا۔ ۸۲۔ چار شخصوں نے ملکر ایک بلی
 پالی اور آپس میں ایک ایک ٹانگہ و سکی تقسیم کر لی تھی اور ایک کارخانہ روئی کی
 تجارت کا بھی چاروں نے اشتراک جاری کیا تھا ایک مرتبہ بلی کی ایک ٹانگہ میں
 کچھ زخم آگیا تھا اس ٹانگہ کے مالک نے کچھ مرہم وغیرہ لگا کر کٹی کی پٹی باندھ دی تھی
 اتفاقاً وہ بلی کین آگ کے پاس سے نکلی اور آگ اس کے پٹے میں لگ گئی اور وہ اس کے
 سبب کو دتی ہوئی اس کارخانہ میں ہو کر نکلی اور روئی کے انبار میں آگ لگ کر
 سب جل گیا تین باقی رہے اس ٹانگہ کے مالک پر عدالت میں اپنے ہرجہ لاپاشی
 مالش کی کہ ایک حصہ کی ٹانگہ باعث ہمارے نقصان کی ہوئی حاکم نے کہا کہ جس وقت
 بلی کارخانہ میں آئی تو مدعا علیہ والی ٹانگہ تو چلنے سے معذور تھی بلکہ وہ زمین سے
 اونچی اونچی تھی تمہارے ہی تینوں ٹانگیں اس کو وہاں لے گئیں پس تینوں اس کے
 ہرجہ کے دیندار ہو۔ ۸۳۔ دراز عبدالقادر بیدل سلطان شاہلو کی مجلس میں کچھ حش میں
 بمیشال تھا بیٹھے ہوئے اس سے گفتگو کر رہے تھے اتفاقاً ایک طبق شفا کو کسی نے سلطان کی

اور شاہزادہ مع یزید چلے جاتے تھے گرمی کے سبب نوٹن نے اپنا لبادہ اتار کر ہیرنل کے
 کندھے پر ڈال دیا بادشاہ نے ہنس کر کہا کہ تجھے ایک گدھے کا بوجھ ہے ہیرنل بولے نہیں قبا۔
 دو گدھوں کا ۱۱۔ جہانگیر بادشاہ کی دعوت نور جہان بیگم نے کی جب کھانا کھا پکے
 نور جہان بیگم نے کہا کچھ کھانا اور منگائیں بادشاہ بولے ایک ہنوسہ میں بیابا بیگم بولی از مطبخ
 مادر طلب۔ ۱۲۔ ایک بیگم زمیندار کے پاس اس کے گائون کے کسان آئے اور شکایت کی
 کہ فصل ریح ابھی نہیں ہوئی ملاحظہ ہو کر موصوٰی معاف ہو جاؤ بیگم صاحبہ نے گائون میں
 پونچ کر ایک ہرے کے کھیت میں قیام کیا اور لوگوں کے کہا کہ بیان تمہارا غلط تھا کھیت تہ
 خوب کسرت میں ایک گنوار ہوا حضور کے آگے جو ٹھوس دو ٹھوس گنوار کھینچ رہے وہی ہے
 باقی سب کھیت ایران میں۔ ۱۳۔ شاہ ایران نے شاہ ہند کی تصویر پانچا نہ میں
 کھینچوائی اور ملازم بیارہ مصاحب شاہ ہند کو جوڑ پان بھیجی گیا کتنا عجیب کرنے کے لیے
 ساتھ لیا کہ بوجھ بڑا پیچا تو تو یہ کسی تصویر ہے ملازم نے فرمایا کہ یہ اوس شخص کی تصویر ہے
 جسکی تصویر دیکھ کر رور شاہ ایران ہلاکت میں آیا۔ ۱۴۔ ایک طریق کی کسی مگر خوشی خدا دعوت نے
 اونکی جوتیان اونٹن اینس جب چلتے وقت جوتی کے کھوجانے سے مضطرب تھے میہ بان نے
 نوکر سے کہا میری طرف سے انکو جوتے دو طریق نے جوتے ہو کر دعا دی کہ اس احسان کے
 عوض خدا آپ کو ہزار ہزار جوتیان دینا اور عاقبت میں عطا کرے۔ ۱۵۔ ایک کیل نے
 بیماری کی حالت میں اپنا سب مال و متاع یا کل طری دیوانے آدمیوں کے نام لکھ دیا
 لوگوں نے بوجھا کہ یہ کیا کیا اوسنے جواب دیا کہ یہ مال ایسے ہی لوگوں سے مجھے ملا تھا
 ۱۶۔ ایک شخص نے کسی سے سوال کیا کہ چڑیا پکڑنے کا آسان طریقہ کیا ہے فرمایا کہ
 جب چڑیا درخت پر بیٹھے تو تھوڑا سا موم لیکر آہستہ آہستہ درخت پر چڑھ جائے اور
 وہ موم اوسکے سر پر کھدے جب دھوپ کی گرمی سے موم پگھل کر پردن میں لپٹ جائے
 تب پکڑے۔ ۱۷۔ ایک لڑکا مدرسہ میں بہت دیر کر کے پونچا استاد نے سبب پوچھا جواب دیا
 کہ صاحب کیا عرض کروں راہ میں اس قدر کچھ پڑھتی کہ ایک قسم آگے رکھتا تھا تو دو قدم پیچھے
 ہٹ جاتا تھا استاد نے سوال کیا کہ اندر میں صورت تو کیوں کر بیان پونچا شاگرد بولا

بازار میں تشہیر کر و ظریف بولا کہ حضور میرا بیٹا نہ سیاہ کر ایسے دور نہ لوگ سمجھیں گے کہ جنتی کو تو ال کی تشہیر ہوتی ہے۔ ۷۹۔ ایک مہر ایک مسخرے فقیر کی حاضر جوابیوں سے جنت کا جواب چل گیا تھا ایک وزیر کسی جگہ پاخانہ پھر با تھا امیر اودھ سے شکایت کیا کہ دیکھ کر دور روپیہ و مال میں کھل کر فقیر کے رو بہ و بطور نذر پیش کر دیے فقیر مسخرے نے اٹھ کھایا اور ایک ڈھیلے سے استنجی کر کے رومال میں رکھ دیا اور کہا کہ فقیر کے پاس سے خالی بجائے تبرک لیتے بائیے یہ کسی صاحب نے حرام سے کہا کہ وارٹھی کے سفید بال چن دے اوسنے ساری وارٹھی کرتے سامنے رکھ دی اور کہا حضور مجھے فرست تم بھی آپ فرست بن بن سیادیا سفید جیسے مال جاہیہ چون کہیں سے چن لیجئے۔ ۸۰۔ ایک سوداگر بہت سے گھوڑے کسی بادشاہ کے پاس لے گیا بادشاہ نے پسند کیے اور یہ سارے اوس ہزار روپیہ سوداگر کو دیا کہ اب کی مرتبہ جو وطن سے اودھ آتا تو اور بھی ایسے گھوڑے لیتے آئے ایک روز بادشاہ نے حالت سرور و نشہ میں وزیر سے کہا کہ کیا ہنگامہ ہے اور اہمق لوگوں کی نیار لہر وزیر نے عرض کیا کہ خداوندین پیٹھ پر یہ قہر لگ گیا ہے اور اوسین غیر اہل پر حضور کا نام نامی زیب تحریر کیا ہے بادشاہ نے جو چھاپا دن وزیر نے کہا کہ اوس روز ایک فقیر شمس الدینی سوداگر کو بلا و تہقہ و عنایت کے اس قدر روپیہ دیدینا کیا حماقت نہیں ہے بادشاہ نے اس کا جواب دیا کہ وہ گھوڑے بیکرا جائے تو کیا کیا باور کیا وزیر بولا کہ فوراً حضور کے نام کے بعد اس کا نام لکھ دوں گا۔ ۸۱۔ ایک قاضی نے کسی بنگ نوش سے مذاخذ کیا کہ بنگ پینا حرام ہے اوسنے کہا کہ ریشم پہنا بھی حرام ہے قاضی مشرور بنے ہوئے تھا قاضی نے کہا کہ ایلے احمق صرف ریشم حرام ہے مگر ریشم ممنوع صوت مباح سے ملکر مشروع ہو جاتا ہے اوسنے کہا کہ اس قاعدہ سے بنگ حرام اب حلال سے ملکر کیوں خلاف شرع رہی۔ ۸۲۔ ایک امیر نے کسی بھانڈا کو انعام میں دو شاہ دیا مگر نہایت پڑانا اور فرسودہ تھا دوسری مرتبہ جب وہ بھانڈا میر کے پاس گیا عقل بنائی کہ اس سرکار سے بکوپار سال دو شاہ ملا تھا سپر جا بجا لا کر الا اللہ لکھا تھا دوسری بھانڈا نے اعتراض کیا کہ ابے کیا آدھا لکھا ہو گا مگر رسول اللہ بھی لکھا ہو گا وہ بولا میں حضرت محمد صاحب سے پیشتر کا بنا ہوا تھا پھر اوسنے کہا تو عیسیٰ روح اللہ لکھا ہو گا

خدمت میں نذر گزرائی مرزا نے عکس پر ایک شفا لہو کا شفا کو اصطلاح مغلیان میں بوسہ کو
 کہتے ہیں سلطان نے اجازت دی مرنے والے کو بوسہ لے لیا سلطان نے غیرت میں اگر ایک
 کار دیے پچھری ماری اور ایک باہر لگے کچھ مدت بعد مرزا بارگاہ میں حاضر ہوا شاہ نے ہنس کر
 پوچھا کہ مرزا کو ال شفا لہو لے گا جواب دیا یا بشرطیکہ کار دی ہو کار دی ایک قسم ال شفا لہو کی
 ۷۲۔ قاضی حمید نے اس کتاب میں لکھا کہ کچھ کس شخص کا سہ چوٹا ڈاڑھی دراز ہو
 وہ بڑا قوت مند ہے قاضی ایسا ہی حال قاضی میں سوچتا رہا کہ قاضی مرزا میں کون سا
 ایسا ڈاڑھی چھوٹی کرنا چاہیے اور قوت مقراضی میں مرزا کی آواز سن کر قاضی نے
 منہ منہ سے بکڑ کر چراغ پر رکھے شفا جو لہو لکھی کہ قاضی مرزا کی آواز سن کر قاضی نے
 حقیقت میں کتاب میں سچ لکھا تھا۔ ۷۳۔ ایک بار ایک شخص نے اپنے ہاتھ پر قاضی کی کتاب چھو
 نیرا کیا نام ہے اس نے جواب دیا مگر چھو پاپ کہ نام پر پاپ کیا فرماستہ اور علی گڑھ سے پوچھی
 کہا ابوالفیث مان کا نام پوچھا کہ اس کتاب در کفایت موسیٰ امیر خاں نے لکھا ہے اور شاہ جہاں نے کشتہ
 لے آؤں ورنہ تیری ہراہ میں ڈوب جاؤ گا۔ ۷۴۔ ایک سہ ارکس شہر میں تپا اشک ہوا
 چوروں کے خوف سے سائیس سے کہا کہ تو سوار میں چور کا سائیس نے کہا جناب آپ
 مرزا سے سوئیے میں یہ دیتا ہوں سوار سوار ہاتھوڑی دیر بعد جاگ کر سائیس کو آواز دی کیا
 کرتا ہے کہا میں اس کے میں ہوں کہ جناب باری تعالیٰ نے زمین کو پانی پر کس طرح بچھایا سوار بولا
 کہ ابے ایسا تو کہ تو اس فکر میں ہے اور چور گھوڑا چرائی میں وہ بولا نہیں حضور سوار
 پھر سوار بولا کہ تو دیر بعد پوچھا کہ اے اب کیا کرتا ہے کہ اب مجھے سوچ ہے کہ خدا نے اس کا
 بے ستون کس طرح کھڑا کیا ہے سوار نے کہا کہ اے تو ہو شیار رہ کہ میں چور گھوڑا نہ لجاؤں
 کہ جناب میں ہو شیار ہوں سوار سوار سائیس کو بھی نیند آگئی اور چور گھوڑا ایسے سائیس
 جب جاگا اور گھوڑے کا پتہ نہ تھا غمگین بیٹھ رہا کھوڑی دیر میں سوار نے آواز دیکر پوچھا
 کہ اب کس فکر میں ہے جواب دیا کہ بندہ نواز گھوڑا چور لگے اب مجھ پر فکر ہے کہ کل جا رہا
 میرے سر پر رکھا جائیگا یا حضور کی بیٹھ پر۔ ۷۵۔ ایک نظریں کے کچھ قصور مرزا ہو گیا اور
 آواز آئی میں نے گئے کہ تو ال نے کہ جیسی تھا حکم دیا کہ اسکا منہ سیاہ کر کے گدھی پر سوار کر کے

لوگوں نے وہ تسمیہ بھی کھاناواہ کی راہ میں لے کر لی۔ ۸۹۔ ایک شخص حکیم کے
 پاس گیا اور کہا بیٹا میں درد ہوتا ہے حکیم نے پوچھا رات کیا کھایا تھا کہا جلی روٹی حکیم نے
 اسے آنکھ میں لگانے کی روادی اس نے پوچھا کہ درد شکم کو آنکھ سے کیا نسبت کہا اگر بینائی کم
 فرق نہ تھا جلی روٹی کیوں کھاتا۔ ۹۰۔ چند اشخاص کئے بادشاہ کے پاس جا کر ایک مل کے
 علم کی شکایت کی بادشاہ نے کہا اسکا تو بند بند عدل سے پر ہے ایک شخص ادب سے
 بولا جبکہ ایسا ہے تو اسکا برعوض ایک ایک ملک میں بھیجتے تھے تاکہ سب جگہ عدل بھل جائے
 ۹۱۔ ہلول بغدادی سے جبکہ وہ بصرہ میں تھا لوگوں نے کہا کہ شہر کے یو فوفون کا شمار کر
 کہا وہ شمار نہیں ہو سکتے البتہ اگر ذرا ایسے عقل مند دن کو شمار کرکوں کہ دو چار سے زیادہ سوئے
 ۹۲۔ ایک زرافہ کو توالی میں گسیا شدی کو توال سے بولا کہ ابے او انگلیٹھی کے کوئلے
 ذرافقروں کی طرف بھی متوجہ ہو کو توال کچھ برہم ہوا آزاد بولا دیکھ بہت مت چٹخ
 تب کچھ وہ ٹادم ہوا اور فقیر کو ایک روپیہ دیا اس نے روپیہ لیکر عادی ہمشہ لال
 انگارہ بنا رہ صورت سے کوٹلا ٹھہرایا۔ ۹۳۔ ایک شاعر نے کسی امیر کی مدح میں
 قصیدہ لکھا امیر نے کچھ نہ دیا دوسرے روز بھولا یا کچھ نہ کہا تیسری روز شاعر کو دروازہ پر
 جا بیٹھا امیر نے پوچھا اب کیا غرض ہے کہا تو عمر سے اور میں مریض ہوں۔ ۹۴۔ کوئی
 شخص ایک فقیر کی چادر اٹا کر بے بھاکا فقیر گورستان میں جا بیٹھا لوگوں نے پوچھا وہ شخص
 باغ کی طرف بھاگا ہے تو یہاں کیوں بیٹھا ہے کہا ایک نہ ایک دن یہاں ضرور
 آوے گا۔ ۹۵۔ ایک میر نے نوکر سے پوچھا کہ تیری شادی کیجی لی کہا دس برس ہوئے
 پوچھا کتنے لڑکے ہیں کہا ایک امیر بولا میری شادی کو سات برس ہوئے اور سات لڑکے
 موجود ہیں نوکر بولا کہ حضور آپ کے سیکڑوں نوکر ہیں میں بیمار ہوں۔ ۹۶۔ ایک شخص
 بہرائیگن بے بازار سے آتا تھا کسی نے راہ میں پوچھا لڑکے باٹے انہی طرح ہیں بہرائیگن نے پوچھا ہے
 انکو کیا کرو گے جواب دیا آج ہی سب کا بھرتا کرونگا۔ ۹۷۔ ایک شخص کی عورت اور لڑکی اور
 لونڈی تینوں بہرہ تھے ایک دن گھر میں اگر عورت سے کہا بھوک لگی ہے کچھ کھانا موجود ہو تو نا
 عورت عدولی آپ کی بڑی مہربانی ہے میں تو سوتی ہی یا بجا نہ جانتی تھی اگر آپ طلسم کا

اوسنے کہا اوسوقت حضرت عیسیٰؑ پیدا بھی نہیں تھے کہ موسیٰؑ لکھا ہوگا اوسنے کہا تب
 موسیٰؑ کا وجود بھی نہ تھا۔ بادشاہ بھی گیا۔ ۸۱۔ ایک میر نے اپنے منشی کے قلمدان میں گھونگر
 پڑا دیکھا ازراہ مزاح کہا کہ یہ گھونگر شاید تمھاری زوجہ نے ڈال دیا ہے کہ تمھارے آنکلی
 غیر پیشتر اونکو پونچ جاوے اور دبا چھپا کام جو کرتا ہوں اس سے فارغ ہو کر پارے
 بن بیٹھیں منشی بولا حضور غریب لوگوں کو تقارہ ڈسواں تا شہ کمان نصیب ہوتے ہیں۔
 ۸۲۔ ایک بادشاہ کی آنکھ درد کرتی تھی طبیب نے تلواروں میں منہ دی لگاوا لی خواجہ سرائے
 جو حاضر تھا اعتراض کیا کہ درد چشم کو تلواروں سے کیا نسبت؟ طبیب نے کہا وہی جو تیرے حضور پرہ کو
 تیرے زخمندان کے ساتھ کیونکہ اوسکے کاٹنے سے بال نہیں اڑے۔ ۸۳۔ ایک شخص نہایت کریم تھا
 اوسکے پاس ایک عورت آئی اور کہا میرا ایک کام ہے تمھاری دو میری ساتھ چل رہا ہوا ہو گیا
 ایک مصر کی دکان پر اوسکو پہنچا کر عورت کسی طرف چلی گئی اور مقررہ ہنگامہ اوس شخص نے عورت
 سبب پوچھا کہ عورت شیطان کی تصویر مجھ پر چھوٹا جا رہی تھی میں نے کہا کہ جسکو میں نے کہہ دیا
 اوسکی تصویر کس طرح کھینچو؟ اسنے وعدہ کیا تھا کہ کسی روز میں تجھے دکھاؤں گا۔
 بیان کیا کہ آئی۔ ۸۴۔ کچھ لوگ مع اطفال کتب کے منہ کی دعا مانگتے تھے کسی نے پوچھا
 کہ ان ایسے جوتے ہو کہ انہیں کون کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے کہا اگر لڑکوں کی دعا قبول
 تو ایک معلم بھی زندہ نہ رہتا۔ ۸۵۔ ایک شخص احوال ایک حکیم کے پاس گیا جو ایسا
 اعلیٰ تھا کہ ایک کو چار دیکھتا تھا اور کہا میں بیمار ہوں ایک کو دو دیکھتا ہوں حکیم نے سر اٹھایا
 اور کہا کیا آپ چاروں؟ ایسوں کو بھی سنا دیا۔ ۸۶۔ ایک ن عربی شاعر شیخ ابوالفضل کے
 گھر گیا اور وہاں ایک دہائی کتا دیکھا جو بھلا سا جھڑا کا نام کیا ہے شیخ نے کہا عربی
 میں جبروت میں مشہور ہے کہ مبارک ہو ابوالفضل کے باپ کا نام مبارک تھا۔ ۸۷۔ ایک
 سلطان نے سن اور میر علی شیر کو بچہ کر رہے تھے اتنے میں ملاسنائی کہ سیاہ فام اور عصبیت بھی
 بڑھ گیا ایک نے دو تون نے ازراہ تشبیہ کہا کہ بیکٹ ہے حکم حرام ہے یا کو آٹک ایک نے
 کو آٹک زیادہ سیاہ اور بڑا ہوتا ہے مٹانے کا یہ مسئلہ تو میں نہیں جانتا مگر یہ جانتا ہوں کہ
 کہہ کھاتے ہیں۔ ۸۸۔ ایک نظریات کے تین ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام قاصد رکھا

انگوٹھی نہ دی تھی۔ ۱۰۳۔ ایک بخیل نے آپ کھانا کھا کر لو کر کو کچھ نہ دیا اور کہا کہ رکابی
 دھو کر رکھ دے وہ بولا امین کیا گواہ رہا ہے جو دھو ڈالوں۔ ۱۰۴۔ ایک بخیل سے ایک
 فقیر نے کچھ مانگا بخیل بولا میری ایک بات تو منظور مگر تو جو تو کئے میں مان لو گا فقیر نے
 پوچھا وہ کیا کہا مجھے کچھ مت مانگ۔ ۱۰۵۔ ایک بادشاہ شکاک کے تیگھے کسی جنگل میں
 نکل گیا وہاں ایک شخص سے ملاقی ہوا اور اس سے پوچھا یہاں کا بادشاہ کیسا ہو مگر کہا
 بڑا ظالم ہے اور خلق اس سے تنگ ہے پھر بادشاہ نے پوچھا کہ تو مجھے پچھا تھا ہے یا نہیں
 میں یہاں کا بادشاہ ہوں وہ شخص نے میں تو ڈر گیا مگر تو زباد شاہ سے پوچھنے لگا کہ آپ
 مجھے پچھاتے ہیں یا نہیں میں ایک سو اگر زادہ ہوں لیکن ہر چہ میں تین روز دیوانہ
 ہو جاتا ہوں اور مجنونانہ واپس آتا ہوں آج اسکا پہلا روز ہے۔ ۱۰۶۔
 ایک شاعر کسی امیر کے پاس قصیدہ مدنیہ لیکھا امیر نے کہا کل آدھرت کچھ انعام دو گا
 بہتے دوسری روز حاضر ہوا امیر نے پوچھا کیوں آئے ہو کہا حضور نے آج کا وعدہ فرمایا تھا
 کہا کہ خوب تو نے باتوں سے مجھ کو خوش کیا میں نے بھی باتوں سے خوش کر دیا دینو کی کیا بات ہے
 ۱۰۷۔ ایک شاعر ایک امیر کے قریب ایک ہاتھ کے فرق سے مسند پر جا بیٹھا امیر نے خفا ہو کر
 کہا کہ ابے تجھ میں اور گدے میں کیا فرق ہے جواب دیا ایک ہاتھ کا۔ ۱۰۸۔ کسی شخص نے
 طوطی کو فارسی زبان سکھائی وہ ہر بات کے جواب میں کہتی تھی درین چہ شکہ اور سکو
 فروخت کرنے بازار میں لیکھا سو روپیہ قیمت ظاہر کی ایک دیدار نے طوطی سے پوچھا لائق
 صد روپیہ ہستی جواب دیا درین چہ شکہ بہت خوش ہوا اور خرید کر گھر لیکھا طوطی ہر شے کا
 ایک ہی جواب درین چہ شکہ بتاتی تھی وہ کہنے لگا میں نے بڑی بیوقوفی کی جو تجھ کو خریدا
 طوطی بولی درین چہ شکہ۔ ۱۰۹۔ کسی شخص نے ایک فقیر سے تین سوال کیے اول کہ لوگ
 کہتے ہیں خدا کا کیا ثبوت ہے جبکہ وہ دکھائی نہیں دیتا دوم جبکہ ہر کام خدا کرتا ہے
 پھر انسان کو کیوں سزا ہوتا چاہے ستم کہتے ہیں کہ اللہ شیطان کو دوزخ میں ڈالتا
 آفتی پیدائش کو آگ کیا اثر کر سکتی ہے فقیر نے ادھاکرا دے ایک ٹھیلہ مارا وہ قاضی کے
 بیان نالشی ہوا قاضی نے فقیر کو ہلکے سبب پوچھا ارسو کہا اسکے تینوں سوالوں کا جواب

بنوادینا کہتے ہیں تو نہایت ہنسنے والے اور شادان شادان لڑکی سے جا کر کہا کہ تمہارا باپ بچہ بڑا احسان ہے اور میرے لیے اٹلس کی باجی ماہ بنوادی نو کو کہتا ہے لڑکی بولی بھلا میرا اختیار اگر تم پر دیسی امیر سوداگر کے ساتھ میرا نکاح تجویز کرتی ہو تو تم مالک یہ کمر لڑکی نے خوش خوش نوٹدی سے جا کر کہا کہ آج ایک میر صاحب جمال میری نکاح کے لیے یہاں آتا ہے نوٹدی بولی اسے بیٹی جیسے تو نے میرے آزاد ہو جانے کا مردہ بھوکو سنایا خدا بھلا جو ضرور ۹۸۔ ایک بہر شخص ایک بیمار کی حیات کو چلا اور راہ میں منصوبہ کیا کہ جب میں سر حال ہونگا پھر چھوٹا مال کیسا ہے وہ کیسا شکر ہے پھر میں پوچھو تھا خدا کیا کھا ہو کیسا آتش جو پھر پوچھو تھا کون حکیم معالج ہے کیسا فلان جب بیمار پاس ہو بچا اتفاقاً اس وزیر بیمار کی طبیعت نہایت غلیل تھی بڑے پوچھا حال کیسا ہے اس نے کہا مرنے کا دن بھر دے لے کہا الحمد للہ بھر پوچھا کیا کھاتے ہو کہا زہر کا نوش جان ہو چو پھر پوچھا حکیم کون ہے کہا عزرائیل کہا اوسکا آنا مبارک ۹۹۔ ایک بخیل رات کو نماز پڑھنے کے لیے مسجد گیا راہ میں یاد آیا کہ مکان میں چراغ جلتا چھوڑ دیا ہے تیل فضول جلیگا فوراً دروازہ پر آکر نوکر کو پکارا کہ کوہ کو لے نوکر بولا کوہ کیون کھلو اتے ہو چولین بیفائدہ گھس جائیگی جو کام ہو وہیں سے کہہ دو کہا بیشک سچ ہے مجھے چراغ یاد آیا اچھا تو محل کر کے نوکر بولا کہ تیل کا نقصان تو صورتاً تھا آپ یا شک آپ نے بیفائدہ جوتیاں گھس گئیں یہ نقصان کیون کیا فرمانے لگو نہیں جوتیاں تو میں بغل میں دبا کے آیا ہوں ۱۰۰۔ ایک بخیل کے گھر ایک مطرب کو کچھ کھانے کو نہ صبح کو بخیل سے کہنے لگا کہ کل رات آپ کے مکان میں مجھے ایک بزرگ نظر آئے میں نے پوچھا آپ کیون ہیں کہا رمضان میں نے پوچھا وطن فرمایا ایک مہینہ جملہ مسلمین کے گھر ہٹا ہوں گیارہ مہینہ اس گھر میں ۱۰۱۔ ایک بخیل کے گھر ایک مطرب گیا صاحب خانہ بہرہ خانہ گھر میں جا کر کھانا کھا کر باہر گیا اتفاقاً ایک چانول اسکی مویچون میں لگا رہا مطرب کہنے لگا حضور آپ کی مویچون میں پاخانہ لگا ہے ۱۰۲۔ ایک شخص نے وقت سفر اپنے ایک دست بخیل سے انگشتی برای نشانی مانگی جس دوست کی یاد سے وہ بولا انگشتی کی کیا حاجت جب اپنی داؤ کل خالی دیکھ کر گھڑ در میری یاد کی گئی کہ اسکو سے

پوچھایہ کیا گیا جب اتنی مرغیان اندھے دینے والی ہوں ایک مرغ بھی ضرور چاہیو۔ ۱۱۳۔
ایک بادشاہ نے خواب دیکھا کہ اس کے سب دانت گر گئے ہیں صبح کو ایک معبر سے تعبیر پوچھی
اس نے کہا آپ کے لڑکے بالے اور ازواج سب آپ کے سامنے مر گئے بادشاہ
ناخوش ہوا اور قید کر دیا پھر دوسرے شخص سے تعبیر پوچھی اس نے کہا کہ آپ کی عمر سب
اولاد و ازواج سے زیادہ ہوگی بادشاہ خوش ہوا اور انعام دیا اور کہا کہ مطلب دلوں کا
ایک ہے مگر تہذیب میں فرق ہے۔ ۱۱۵۔ بادشاہ نے اپنے وزیر سے جو عمر میں
زیادہ تھا سوال کیا کہ ہم میں اور تم میں کون بڑا ہو وزیر نے جواب دیا کہ خداوند تعالیٰ نے
حضور کی خدمت گزارمی کے واسطے غلام کو پانچ برس پیشتر سے عرصہ ہستی میں بھیجا تھا
۱۱۶۔ ایک جھوٹے سے پوچھا کہ کبھی تو سچ بھی بولا ہے کہا اگر میں کہوں کہ ہاں تو وہ بھی
ایک جھوٹ ہے۔ ۱۱۷۔ ایک غلام اپنے آقا کا پانی بھر رہا تھا کسی نے اس سے پوچھا
کیا حال ہے کہا آفت ہے رات دن پانی بھر رہا ہوں اس کنوین سے کہ کبھی خشک
نہیں ہوتا چند پیاسوں کے لیے جو کبھی سیر نہیں ہوتے۔ ۱۱۸۔ محمد شاہ کے سرداروں میں
محمد خان نامی ایک ظریف تھا نادر شاہ نے اس سے پوچھا کہ ولایت کے مرد اور
ہندی عورت کی اگر نکاح ہوا تو کیا نتیجہ کیا ہو جواب دیا نادر پچہ پیدا ہو۔ ۱۱۹۔ محمد شاہ
بادشاہ ہند اور نادر شاہ فاتح ہند ایک جا بیٹھے تھے شاہ ہند نے پوچھا ان طلب کیا
خود متاثر حقہ بھر کر متفکر ہوا کہ کس کے سامنے رکھے جس کے سامنے نہ رکھوں گا وہی ناخوش ہوگا
بالآخر اس نے شاہ ہند کے سامنے پچوان رکھ کر عرض کیا کہ بادشاہوں کی خاطر تواضع
بادشاہوں کو ہی نہیہا ہے میں خدمتگار ہوں۔ ۱۲۰۔ کسی شخص کو سولی دی جاتی تھی
اور وہ کانپ رہا تھا کوئی صاحب دوسلے یہ کیا نامردی ہے جو ایسا ڈرتا ہو وہ بولا اگر
آپ بڑے مرد ہیں تو آئیے اور میری جگہ بیٹھ جائیے۔ ۱۲۱۔ ایک شخص بھوکا چلا جاتا تھا
ایک اعرابی کو دیکھا کہ دوٹی کھا رہا ہے سلام علیک کر کے کہا کہ تمہاری گھر کی
طہرت سے آتا ہوں اعرابی نے پوچھا کہ میری عورت اور لڑکے اور اونٹ سب
خیریت سے ہیں کہا ہاں اعرابی مطمئن ہوا اس کی جانب ملتفت ہوئے نہ کہ خود کو کیا

ڈھیل تھا اول کایہ کہ درد کا کیا ثبوت ہے جبکہ وہ دکھالی نہیں دیتا اور شہر کے کایہ کچھ جب
 ہر کام خدا ہی کرتا ہے پھر میری نسبت درخواست سزا کیوں کرتا ہے نہ شہر و کایہ کہ یہ خاک کی
 نثراد ہے خاک سے خاک کو بیج کیوں ہو بچا۔ ۱۱۰۔ ایک شخص نے کسی جہان کی دعوت کی
 اور آپ مع منکوحہ اور دو فرزند جہان کے ساتھ کھانچو بیٹھا اور سات بیٹھ مرغ بریان
 پیش کر کے جہان سے کہا کہ آپ انکو براہ انصاف تقسیم کر دیجئے جہان نے صاحب خانہ کو
 ایک وردونون فرزندون کو ایک ایک بیٹھ دیا اور ایک پ لیا اور زوجہ صاحب خانہ کو
 تین دیئے صاحب خانہ نے کہا کہ اس طرح کی تقسیم بے معنی ہے جہان بولا نہیں جناب شخص کے
 پاس تین تین بیٹھ ہو گئے دوسرے روز وہی اشخاص پھر کھانا کھانے بیٹھے اور چار مرغ
 بریان خوان میں رکھے گئے صاحب خانہ بولا آج بھی آپ ہی تقسیم کیجئے جہان نے
 ایک مرغ صاحب خانہ اور اسکی زوجہ کو بالاشترک یا ایک وردونون لڑکوں کو دو آپ لیے
 میزبان نے کہا یہ تقسیم کس حساب سے ہوئی وہ بولا جناب وہی تین کا حساب آپ اور
 زوجہ اور ایک مرغ لڑکے تین ہو گئے علی ہذا القیاس سب میں یہی حساب کر لیجئے۔ ۱۱۱۔
 ایک عورت بد صورت بیمار ہوئی خاوند سے بولی اگر میں مرجائوں گی تو تیرے بغیر کیسے
 جیسے گود بولا مجھے یہ فکر ہے کہ اگر تو مر گئی تو میں کیونکر جیونگا۔ ۱۱۲۔ ایک فقیر ایک بخیل کے
 پاس گیا اور کہا کہ ہمارا تمھارا باپ ایک ہے یعنی آدم اور مان بھی ایک ہے یعنی خوالہ اور تم
 بھائی بھائی ہیں تو میرے میں چاہتا ہوں کہ برابر تقسیم کر لیں بخیل نے ایک پیسہ کو دیا
 فقیر نے کہا یہ تقسیم برابر کب ہے بخیل بولا چپ رہ اگر اور بھائی خبر پاویں تو تجھ کو اس قدر بھی
 نہ ملیگا۔ ۱۱۳۔ امیر خسرو نام ایک ظریف کا تھا اور ظرافت میں محفل بادشاہین غالب ہوتا تھا
 ایک دن بادشاہ نے مرغ کے انڈے منگا کر ایک ایک اپنے معاجون کو بانٹ دیئے اور
 کہا انکو چھپا لو جب خسرو آیا بادشاہ نے کہا کہ مجھ کو خواب ہوا ہے ہر شخص اس موقع میں
 جو مکان میں ہے غوطہ لگاؤ اور باہر نکلو ہر ایک کو ایک ایک ٹڈا غیب سے بجا لیگا سو اسے
 اس کے کہ دو غلہ ہو ہر ایک نے ایسا کیا اور اندھا لاکر بادشاہ کے سامنے رکھا جب خسرو
 اندر گیا غوطہ کے بعد اس کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا ناچار مرغ کی طرح بانگ بوز لگا بادشاہ نے

کئے لگا پھرہ پر کون گدھا ہے ظریف بولاسر تو منڈوا لیجئے گدھا بھی آجائیگا۔ ۱۴۸۔
 کسی امیر نے لازم سے خفا ہو کر کہا کہ جو کچھ تو نے ہمارا کھانا کھایا ہو وہ مجھ میں نہیں کہ جسے جواب دیا
 کہ آپ میری وہ عمر واپس کیجئے جو آپ کی خدمت میں صرف ہو گئی۔ ۱۴۸۔ ایک صاحب کی
 عادت تھی جو کوئی اُنکے پاس آتا تو یوں فرماتے: کیا برادر اورے بھائی یا ایک روٹ
 کوئی کسی اُنکے پاس آئی ایک اُنکے ہنشین نے کہا کہ اب تو دوسرا مصرع پڑھے
 رخ ہنشین مار رہی تھی۔ ۱۴۹۔ ایک فقیہ نے کسی کے دروازہ پر سوال کیا جو آیا
 کہ اس وقت کچھ موجود نہیں ہے فقیہ نے رنٹی پکائی کی آواز سن کر کہا کہ یہ جوتیان کیسے
 سر پر پڑ رہی ہیں باندی بولی ایک فقیہ پکڑا گیا ہے فقیہ بولا بی بی سے یا باندی سے
 ۱۵۰۔ ایک فقیہ نے کسی سے سوال کیا جواب دیا کہ اس وقت آدمی موجود نہیں ہے فقیہ بولا
 تھوڑی دیر کو آپ ہی آدمی بنجائیے۔ ۱۵۱۔ کسی جگہ کوئی شخص رنٹی پکار رہا تھا
 کسی فقیہ نے کہا کیا جوتیان ہی مار رہا ہے جواب دیا حضرت دو آپ بھی کھاتے جا کیے
 ۱۵۲۔ کسی وکیل نے طرف ثانی کے گواہ سے کہا تمھارے چہرہ سے صاف بد معاش کی
 صورت نظر آتی ہے گواہ بولا آج معلوم ہوا کہ میرا چہرہ آئینہ ہو۔ ۱۵۳۔ کسی شخص نے ہر دو سو کے
 بچہ کو ازراہ ظرافت کہا کہ اس میں زیادہ نشان میرے پائے جاتے ہیں وہ بولا کیا تجھ بچہ کا
 چہرہ زیادہ مان سے ملتا ہے۔ ۱۵۴۔ ایک رنڈی جو آہستہ آہستہ ناجیتی تھی اوس سے
 کسی نے کہا کہ کچھ پاٹوں بھاری معلوم ہوتے ہیں رنڈی بولی ہاں بیٹا ہوگا۔ ۱۵۵۔
 کوئی رنڈی چلی جاتی تھی اور اوس کے پیچھے کسی گدھے چلے جاتے تھے کسی نے اوس سے کہا
 گدھوں کی امان سلام جواب دیا جیتے رہو بیٹے۔ ۱۵۶۔ کسی رنڈی سے نام پوچھا
 اوس نے کہا مصری کہا مصری نہیں بلکہ آپ تو بالکل شیرہ ہیں جواب دیا آپ کی نزدیک
 ہمشیرہ ہی سی۔ ۱۵۷۔ کوئی رنڈی بالکی میں سوار ہوئی اور جوتیان پائس کھ لیں
 کسی امیر نے دیکھ کر کہا کیا آپ کا جوڑا ساتھ ہی رہتا ہو رنڈی بولی ہاں مگر حضور کا
 جوڑا خدا کا کی بٹل میں رہتا ہے۔ ۱۵۸۔ کسی رنڈی کے اندر بند میں کبھی ٹپکتی تھی کوئی
 عربیت بولے کہ اس مکان کا کرایہ کیا لوگی جسکی یہ کبھی رنڈی بولی تو حینہ پہلے رہا ہے

مرد کم و بیش میں برابر یہ بل سے عرض کیا دونوں برابر تھے مگر ان لوگوں نے (ایک شخص) کی طرف اشارہ کر کے حساب بگھاڑ رکھا ہے۔ ۱۳۶۔ ایک بڑیا تین لاکھ رکھتی تھی اور سالہ کا لڑکا ناشی ہوا کہ مان سے کچھ مجھ کو دلایا جاوے بادشاہ نے حکم دیا کہ بڑیا رکھے ایک لاکھ لڑکے کو دے ایک لاکھ ہمارے خزانہ میں داخل کر دے۔ بولی حضور میرا خاوند آپ کا کون لگتا تھا جو برابر کا حصہ آپ چاہتے ہیں یہ ایک میرے کسی ملازم سے وعدہ انعام کا کیا تھا مگر سب سامنے جاتا تھا منہ پر ہر ایک روز امیر نے ایک اونٹ کو گردن ڈیڑھ ہی کیے دیکھ کر سب بوجھا خزانہ کسی سے وعدہ انعام کیا ہوگا۔ ۱۳۸۔ ایک روز شاہزادہ محمد اعظم نے حسن علی خفگی میں کہا تجھے کس نسخہ نے تربیت کیا ہے کہا ایسا نہ فرمائیے مجھے اعلیٰ تربیت کیا ہے۔ ۱۳۹۔ محمد شاہ نے امیر خان سے کہا سنا گیا ہے تیرا در شاہ نے کابل چلایا ہے کہا اگر یہی حال ہے تو ایک دن گز بھی چلا لیگا۔ ۱۴۰۔ اس امیر نے نوکر کو شور کا بچہ کہا وہ بولا حضور مان باپ ہیں جو چاہیں سو کہیں۔ ۱۴۱۔ ایک عہدہ دار تھے اونکے گھر سے اونکے باپ تشریف لائے جو کم حیثیت تھے لوگی پوچھا کہ یہ آپ کے کون ہیں کہا میرے آشنا ہیں پھر کسی نے اونے کہہ دیا کہ کیا آپ آشنا ہیں کہا اٹکا آشنا تو نہیں انکی مان کا آشنا ہوں۔ ۱۴۲۔ ایک عورت سزا خانہ کر چکی تھی اتفاقاً وہ مرنے لگا تو عورت کہنے لگی کہ آپ جاتے ہیں مجھ کو کس کو کیے جاتے ہیں کہا اٹھو میں خاوند کے۔ ۱۴۳۔ کسی کی شادی بد صورت عورت سے ہم عورت نے پوچھا کہ آپ کے رشتہ داروں میں سے کسے سامنے ہوں کس کو منہ دکھانا کہا میرے سوا سب کو منہ دکھانا۔ ۱۴۴۔ کسی بیگم نے منہ متکار سے کہہ دیا کہ بدو اس نے کی ضرورت ہے نہیں رکھتی ہیں خد متکار بولا حضور کوئی پٹیا بٹھ گیا ہوگا۔ ۱۴۵۔ ایک میر نے ایک حلاق نوکر رکھا جو مقفی گفتگو کرتا تھا ایک خد بگایا کہ وہ حلاق وہ بولا کیون قر مساق امیر نے کہا کیا آپ ہیں کہا نہیں آپ کے باپ ہیں۔ ۱۴۶۔ ایک امیر حجامت بنواتا تھا کسی ظریف نے آکر کہا آج تو نالی نے خوب مونڈا امیر ناراض ہو کر

اجلاس میں تھا جو بہت بڑے لچم و شیم تھے پیشی کے وقت جو گنوار نے دیکھا تو اس کے دل میں خیال گذر کہ بھلا اسے بھلا بہت بڑی توند ہے اور دل کی گذری بات اکثر زبان سے بھی نکل جاتی ہے لا محالہ یہی الفاظ اس کی زبان سے نکل گئے نواب نے بہت غصہ ہو کر نجم گستاخی اور سکوحوالات بھیج دیے یا یہ خبر جب گنوار کے باپ کو پہنچی تو اس نے معافی قصور کی درخواست بحضور نواب صاحب گذرائی نواب صاحب نے اس کے کہا کہ تمہارے لڑکے نے سراسر اجلاس نہایت بے ادبی کی بات کہی وہ بولا بیشک اس کی بڑی بیوقوفی ہے بھلا مقدمہ کی غرض سے آیا تھا اس کی گفتگو کرتا آجی توند کیا کچھ چہرہ دانی تھی اور سکاڑ کر کیا ضرور تھا نواب نے کہا وہ ایک نشہ دوشہ اس کو بھی معید کر دیا یہ خبر پہنچتی ہی اس کا دوسرا لڑکا یعنی اولِ نجم کا بھائی حاضر ہوا اور نواب صاحب کے دونوں معافی کا نام لگا کر اس کا خواستگار ہوا نواب نے کہا کہ دونوں سخت بے ادب ہیں وہ بولا کہ بھائی میرا بیشک بڑا بیوقوف ہے اور باپ میرا بوڑھا آدمی ہے اس کی بات کا آپ کچھ خیال نہ کریں، جیسا ہمارا باپ ویسا حضور کا یہ سکر نواب صاحب دیکھی جگر لڑا اور اس کو بھی حلیجیانہ بھیج دیا نواب صاحب کا تو ان میں خبر پہنچی تو ان کے گھر میں کوئی مرد نہ تھا جو سفارش کے لکھنا اس کو اولِ نجم کی مان آئی اور اس نے مناسب سمجھا کہ مستورات میں جا کر قصور معاف کر اسے نواب بیگم کی خدمت میں سارا حال سنایا اور تینوں کے قصور معاف کرادیوں کی درخواست کی بیگم نے کہا قصور واقعی تینوں کا بڑا ہے عورت بولی خاوند میرا بیشک حالے عقل ہے اور دونوں لڑکے اس خاوند کے لڑکے نہیں ہیں بلکہ لہٹھیں ہیں بیگم نے پوچھا لہٹھیں کیا اور کہا لہٹھیں اس کو کہتی ہیں کہ شلائم اور بھٹھائے خاوند نواب ہیں اور اگر نواب مر جا دیں اور تم کوئی دوسرا خیم کر لو تو یہ لڑکے جو بھٹھائے ساتھ جا دیں وہ لہٹھیں کہلاؤ گے۔ ۹۹، اکیسی ایرانی کو گھنگو میں متقی کا لفظ درمیان آگیا ایرانی نے اس کے معنی پوچھے بتلایا گیا پر پھر کار پار سا دغیرہ اس نے کہا ترجمہ سے میری سمجھ میں نہیں آیا تعریف بتلائیے کہا گیا اگر کوئی شخص ایک خالی مکان میں ایک حسینہ عورت کے ساتھ ایک پلنگ پر شب باشن ہو اور صبح کو ناپاک نہ ہو ایسے شخص کو متقی کہتے ہیں ایرانی بولا نصیحت مفید ہم در ملک آزار محنت میگویند

فقر زادہ بولا تیرا پ بھاری پتھروں کے نیچے سے جب تک شکل جنبش کر پائیگا تب تک میرا پ جھٹ پٹ اٹھکر داخل ہشت ہی ہو جائیگا۔ ۱۷۲۔ ایک طالب علم جو تازہ تحصیل علم کر کے آئے تھے علم طبیعی میں کسی نے امتحان لیا اور سوال کیا کہ گرمی کا خواص کیا ہے اور سردی کا کیا جواب دیا کہ گرمی شے کے اجزا کو پھیلا کر بہت جگہ میں کر دیتی ہے اور سردی سمیٹ کر چھوٹا کر دیتی ہے پوچھا کوئی مثال اسکی بتلائیو کہا اسکی مثال دن ہی کی گرمی کو دسم میں بڑھ جانا ہے اور جاڑ میں سکڑ کر مختصر رہ جانا ہے۔ ۱۷۳۔ کسی نانی کا ایک لگانے پٹون میں اتفاق ہوا بطور طعام تلاش ایک صاحب کیہاں ہو پچا اور اونکے کسی رشتہ دار کا ہستہ دریافت کر کے آئیو انکا فرستادہ بیان کیا اور ایک غلابیٹ پیا کھکر بلور خطا دیسکے پانچویں دن مالک خانہ اسکو لیکر کہنے لگے کہ واہ لاف برہمچہ نہیں لکھا لفاظہ سازہ پورہ ہے پانچویں دن حضور بیشک کچھ ایسا ہی کام اور سوقت تھا بلکہ شاید عظیم الفرستی کجیب لفاظہ سازہ نہیں بھی کچھ نہ لکھا ہو تو عجیب نہیں۔ ۱۷۴۔ ایک وزیر ملا جامی شہتے جاتے تھے انکی بیوی کے ساتھ بدوق تمام بار بار پڑھتے جاتے تھے سے سے بسکہ درخانہ نگاروں ہشتم پیرہن اور ہر کہ پیدا یہ شو دا ز دور پندارم توئی کسی غلطی نے کہا مولانا اگر یہاں سے اٹھ کر فرما ۱۷۵۔ کوئی صاحب اپنے دوست کے رشتے کو جو نہایت کم سن تھا گود میں سے نکال کر لے گیا فرمانے لگے صاحب یہ تو ایسے تماشے کرتا ہے گویا کہ بندہ کا پیرہ ۱۷۶۔ ایک چاقون سوتے رقت ایک تو نبی اپنے پانوں سے اسیلے بانہ نہ لیتا تھا تا کہ وہ کسی سے بدلہ نہ جاسکے کسی شخص نے یہ دیکھ کر رات کو اٹھکر اسکی تو نبی کھو لکر اپنے پانوں میں بانہ لایا اور سو رہا صبح کو جو قوف جاگا اور بہت متحیر ہوا اسنے پوچھا کیا سیرت ہے کہا تعجب ہے کہ نہیں اور میں تو اد گیا۔ ۱۷۷۔ کسی شخص نے اپنے نوکر کو بھیجا کہ بیڑہ میں سے پوچھ آ کہ آج چند زمان کس پاس گئے وہ دریافت کر کے آیا اور کہا بیٹی کا آقا نے کہا کہ ابے کیا کہتا ہے وہ کچھ سوچنے سے خمال میں آیا کہ ابے کنیاں بتلایا ہو گا کہا حضور وہی کنیاں وہی بیٹی پھر کسی دزد دریافت کر فیکو بھیجا تو اگر کہنے لگے کہ کھوٹا بتلایا ہے آقا نے سوچکر کہا کہ ابے میکہ بتلایا ہو گا کہنے لگا خداوند کھوٹا کو چاہو میکہ ایک ہی بات ہو۔ ۱۷۸۔ کسی گنوار کا مقدمہ کھشی اب کے

بھانڈوں کو متواتر ہر کی: ال کھانیکو ملی جس سے وہ تنگ گئے اچھے ایک وزادھون نے
 دربار میں نقل کی کہ ایک مجرم بنایا اور مقدمہ اسکا ایک حاکم کے رو برو پیش کر لیا بعد
 جہاد اسکے واسطے غلامت سخت سزا کی تجویز کا مصاحبان سے حکم ہوا لوگوں نے قتل بھانسی
 لی دائم الجبسی وغیرہ تجویز کیں ایک صاحب نے کہا یہ سب سزائیں کلم اور آسان ہیں میری
 رائے میں اسکو فلان صاحب کے بیان بھیج دیجیے جو ارہر کی دال کھاتے اٹھاتے بری طرح
 جان نکل جائے۔ ۱۸۵۔ ایک شخص نے حجام سے حجامت بنوائی اور کہا کہ کچھ تھکودیدیا جاوے
 بعد حجامت ہر چند اسکو پیسے روپیہ وغیرہ دیے نہ لیے اور کہا کہ اپنے کچھ دینے کا دھڑکیا تھا
 وہی نوٹکا اس شخص نے مجبور ہو کر نالی سے کہا کہ ذرا اندر دال ان کو دھڑکھڑاتا دھڑاتا
 جیل دھڑکایا اور چھادو دھڑکے کچھ پڑا تو نہیں ہے اوتنے کہا کچھ کالا سا پڑا ہو کو مار دینا تھا اسکو
 یہی کچھ اب لیجائیے۔ ۱۸۶۔ اکبر بادشاہ نے بیرل سے پوچھا کہ دنیا میں اندھ بہت ہیں یا
 بنیادوں اندھ بادشاہ نے ثبوت مانگا کہا کل دو ٹکا اور جا کر بازار میں گھسٹوڑی نیلگوں کھلتا تھا
 پوچھتا تھا کہ بیرل یہ کیا کر رہا ہوں سب کو جمع کر کے حاضر دربار کیا کہ خداوند زمین دیکھ لیں بھی
 بیٹا نہیں ہے۔ ۱۸۷۔ ایک فغان سے کسی نے کہا آغا جامہ شامیہ پہن کر شہر استہوا دینا
 اس نے پھر شہر ہنوز پہلے سال گذشتہ استہوا کیا پھر شہر ہنوز بھی نہیں گھر میں
 شہر میں نہ رہ رہی تھی ایک نامی اتفاق سے آیا کہ کوئی پٹیا مسلمان کی بہت تعریف کر
 کر لیا کہ میں نے عمر بھر میں تین ہی جگہ مسلمان اچھی کھائی ہے ایک فلان صاحب کی شادی میں
 دوسرے فلان صاحب کے بیان بہ تقریب لڑکا پیدا ہونے کے تیسرے آج آپ کے بیان
 ۱۸۸۔ ایک میاخی تعلیم اطفال کے لیے گائون میں مقرر کیے گئے گاٹون والوں نے
 نام پوچھا کہا شیخ جھاوا ایک گنوار بولا میاخی بہت اچھے میاخی کے میاخی اور ایندھن کا
 ایندھن۔ ۱۸۹۔ ایک مریض کو حکیم نے نسخہ لکھ دیا اور کہا اسکو پنا آرام ہو جاوے گا حضرت نے
 گھر جا کر نسخہ پانی میں گھولا اور پی گئے دوسرے روز پھر حکیم پاس گئے حکیم نے نسخہ مانگا کہا
 وہ تو کل ہی پی ڈالا۔ ۱۹۱۔ ایک صاحب اپنے بچے کو نصیحت کر رہے تھے اٹھیا آجکا کام
 کل پر چھوڑنا نہ چاہیے لڑکا بولا کہ اچھا بابا جان جو لڑکے کھا دیکو کچھ چھوڑ دیں لائی

۱۸۰۔ دربارہ شخصوں کا جو خواندہ تھے کسی ایسے وزیرہ میں گذر ہو گیا جان لکھنے پڑھنے کا کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا اور ان کے اس عمل کو کہ ایک کے رقبہ کو دیکھ کر دوسرا دلی راز سے واقف ہو رہا تھا وہ ان کے اور گونہ بڑی حیرت کی نظر سے دیکھا اور بالآخر رقبہ رفتہ رفتہ بادشاہ کے پاس خیر سونچی کہ اس قسم کے جادو گرائے ہیں جو صرف بادشاہ سے لکیر میں بنا کر بغیر بوسے دل کا حال اور ہر ایک کا نام وغیرہ جان لیتے ہیں بادشاہ نے متعجب ہو کر اونکو بلایا اور ان سے پوچھا کہ کیا تمام معاملات اور تمام اسما اسی طرح معلوم کر سکتے ہو انہوں نے کہا بیشک بادشاہ نے اپنا نام لکھوایا اور جب نے سر نے پڑھ دیا تب بڑے تعجب سے اور حیرت کو دیکھتا رہا اور پھر بولا کہ معلوم ہوا کہ یہ لکیر میں گویا میں ہوں مگر یہ بتلائیے اس میں میری ٹانگیں کونسی ہیں۔ ۱۸۱۔ ایک شخص طعام کے متناہی جیب میں لیمو ڈالے بیٹھتے تھے اور جب کسی کو کھانا کھاتے دیکھتے پاس جا کر لیمو پیش کرتے کہ حاضر ہے اور دال میں چوڑا کراد کے ساتھ آپ بھی کھانیکو بیٹھ جاتے ایک وزیر حسب عادت کسی صاحب کے دسترخوان پر جالیٹھے انہوں نے گستاخی سمجھ کر ایک تحفہ لانا لگا دھجکا فرمانے لگے واہ آپ بڑی محبت سے کھانا کھلاتے ہیں ہمارے بابا جان بھی اسی طرح مجھے ارمار کو بچپن میں کھلایا کرتے تھے۔ ۱۸۲۔ کسی نے اپنی بھینس اپنے ایک دوست کو جو گاٹوں میں بیٹھتے تھے چرانے کے واسطے سپرد کی چند روز بعد انہوں نے آکر مالک سے کہدیا کہ وہ تو مر گئی اتفاق سے اولکاجانا گاٹوں میں ہوا دوست سے کہا ہماری بھینس کا کچھ نشان تو دکھلائیے اونے گھوٹے پر ایک سر مرے گدھے کا دکھا دیا وہ بوسے جناب اسکے سینک کمان گئے وہ کہنے لگا حضرت اور بیماری ہی کیا تھی اول تو سینک ہی غائب ہو گئے تھے۔ ۱۸۳۔ ایک مرزا اور ایک چھلے سے دل لگی ہوئی تھی ایک نے مرزا جی آئے اور کہا چوبے جی رات کو بچنے ایک خواب دیکھا کہ ہم تم سیر کرتے چلے جاتے ہیں ہاتھ میں دو حوض ہلے ایک شہد سے لبالب تھا دوسرا گھنڈی سے آپ شہد کے حوض میں گر پڑے اور میں گندگی کے حوض میں تابسر غرق ہو گیا بمشکل تمام ہم تم ادھیں سے نکلا اور بسبب محبت باہمی کے میں ہا پکڑ چاٹا ہوں اور آپ مجھ کو چاٹتے ہیں۔ ۱۸۴۔ کسی صاحب کے گھر سے

درود غ کویم بر دے تو صبح بھوٹ آپ بولتے ہیں کیا بات۔۔۔ میں نے آپ کے ٹوٹ کر
 بات کا اعتبار کر لیا آپ خود میرے کہنے کا اعتبار نہیں کرتے۔ ۲۰۵۔ کسی بڑے دست
 منشی نے چھوٹے صاحب کو خط لکھا اور صاحب کی افطامین بجا دجری ح سے پسونی لکھی
 صاحب نے منشی سے غلطی اٹا کا اعتراض کیا کیا حضور میں نے عدا ایسا لکھا کیونکہ وہ
 چھوٹے صاحب میں حضور کو بڑی ح سے لکھتا ہوں۔ ۲۰۶۔ ایک فقیر نے کسی سخی سے
 سوال کیا اوسنے کچھ دیدیا فقیر نے کہا تو بڑا حریص اور لالچی ہے ایک بخیل سی سوال کیا اوسنے
 کچھ نہ دیا کہا تو بڑا قانع ہے لوگوں نے پوچھا اسکے کیا معنی کہا بیشک سخی حریص ہے کہ ایک حصہ
 دیکر دس حصہ دنیا میں لیتا ہو اور شر حصہ عاقبت میں جمع کرنا ہو اور بخیل فی الواقع بڑا قانع ہے کہ کچھ
 پاس ہے اوسی تر قناعت کرتا ہے زیادہ کی خواہش نہیں جو وقف مساکین کرے۔ ۲۰۷۔ کسی میر نے
 ایک جمع چند کا ہون کا دیکھا کہا آؤ اپنی اپنی کاہلی کا ذکر سناؤ جو سب زیادہ کاہلی ہو گا اوسکو
 ایک روپیہ روگنا سب آئے اور اپنا اپنا کمال بیان کرنے لگے مگر ایک شخص نہ آیا میر نے اوسی کو
 روپیہ دیا۔ ۲۰۸۔ ایک شخص نے اپنی عمر سو برس کی بتلائی دوسرے نے ہمالغہ کر کے دنیا کے
 برابر عمر بتائی اوسنے پوچھا کیا آپ آدم و حوا کے زمانہ کے ہیں کہا میں اوسکے ہمراہ بہشت میں
 موجود تھا وہ بولا سنا جاتا تھا کہ آدم و حوا کے ساتھ بہشت میں تیسرا اور بھی تھا آج معلوم ہوا
 کہ وہ آپ ہی تھے۔ ۲۰۹۔ کسی بادشاہ نے کسی راہ کے وکیل سے جو دربار میں رہتا تھا ہنس کر کہا
 کہ بھنے سنا ہے رانی صاحبہ بہت حسین ہیں وکیل نے عرض کی فدوی کا یہی خیال تھا مگر جب سے
 حضور کی بیگم صاحبہ کو دیکھا ہے وہ خیال فدوی کا باطل ہو گیا۔ ۲۱۰۔ ایک پنڈت جی ٹوٹا
 گھوسن گھر دیکر نہانے چلے گئے اور کہ گئے کہ تین سیر دودھ جب میں ٹوٹ کر آؤں گا لیجاؤں گا گھوسن نے
 دوسرے دودھ میں سیر بھر پانی ملا کر ہو سے کہہ دیا کہ پنڈت جی آؤ میں تو یہ دودھ دیدینا اوسکو
 پانی کا حال کچھ معلوم نہ تھا اوسمیں سیر بھر پانی ملا کر دیدیا پنڈت جی نے گھر آکر پانی دیکھ کر
 ارادہ واپسی کا کیا اور سیر بھر پانی ملا کر پھر نے کو گئے گھوسن نے گھر میں ہو سے کہا کہ میں نے
 صرف سیر بھر پانی ملا دیا تھا ہو بولی میں نے بھی سیر بھر ہی ملا دیا تھا پنڈت جی سنکر باہر سے بولے
 میں نے بھی سیر بھر ہی پانی ملا دیا ہے۔ ۲۱۱۔ ایک شخص قاضی کے پاس گئے اور کہا

کھڑا ہو گیا تھا اتفاقاً ایک کھڑا جس کا گدھا گم ہو گیا تھا اور ایک نہ صانع اپنی عورت کے
 ہوا بھی بیاہ کر لایا تھا اور ایک چکر کا گھوڑوں کا بوجھ پاتھی پر لائے تھے بلا اطلاع پھر گر آ گئے
 اور اوسے گنبد کے باقی تینوں کو لون میں وہ پناہ گیر ہو گئے۔ اندھا مکان میں تھیلہ دیکھ کر
 عورت سے مذاق کر کے لٹا عورت آہستہ بولی شاید یہاں اور کوئی موجود ہو کچھ چوچتا بھی ہے
 اندھا ہوا لائے۔ وقت تینوں نوک سوہتے ہیں یہ سن کر کھڑا کرنے کہا بھائی دیکھ میرا گدھا بھی
 یہیں ہے یہ سن کر عورت بولی کہ اسے نکال نکال چکر کا بوجھ دار نکالا تو جیلانی نہ جانے گا سرکاری
 گئے ہیں یہ تماشا دیکھو یہ ایک ٹھکڑی منی آئی تھی۔ ۲۰۱۔ ایک یہ وقت سسرال کو چلا
 جو نزدیک تھی سوچا کہ زاد راہ پہننا کیا ضرورت صرف ایک کلہا میں شہد راہ میں جانے
 کے لیے کیا جیل و نگلیوں سے چاٹنے کے لائق نہ رہا اوس میں ہاتھ ڈالا جو پھنس جائے گا ہاتھ کو
 مع کلہا رومال میں چھپا سسرال پہنچے وہاں ہر چند کھانا کھا شکے لیے اصرار کیا گیا انکار کیا
 رات کو خلوت میں اونکی عورت نے وجہ پوچھی تو رومال سے کھو لکھا ہاتھ دکھا یا اوسے تیر مڑائی
 کہ صحن میں جاؤ اور جب بجلی چمکا اور روشنی ہو تب ایک میچ جو صحن میں کھائی دیگی مار کر
 توڑ دینا اتفاقاً بجلی کی روشنی میں بجلی میچ کے اپنے سر کے سر پر جو پشاب گرنے بیٹھے تھے
 مار کر کلہا توڑ دی۔ ۲۰۲۔ ایک گھر میں صرف لڑکا اور اوسکی ماں اور بہن تھی ایک وز
 لڑکا ماں سے بولا کہ گھر میں ہم تین آدمی ہیں ماں بولی تیری شادی ہوگی تیرا چارہ ہو جائیگا
 لڑکا بولا تب تک بہن کی شادی نہ جاوے گی اور پھر تین ہی رہی اونگے ماں بولی کہ تیرے
 لڑکا پیدا ہو گا تب چارہ ہو جائیگا لڑکا بولا تب تک تم نہ مر جاؤ گی بہر حال وہی تین کا
 حساب باقی رہی جائیگا۔ ۲۰۳۔ کسی ریل کے کی جوتیاں کھو گئی تھیں وہ کتاب غصہ میں
 دیکھنے لگا باپ نے پوچھا اس میں کیا دیکھتا ہے کہا آپ کو جس چیز کی تلاش ہوتی ہو اس میں بلجائی ہے
 میری جوتیاں کیا نہ ملے گی۔ ۲۰۴۔ ایک شخص کسی دوست کے مکان پر ملاقات کو گئے
 اوسے نوکر سے کہا بھیجا گھر میں نہیں ہیں اور انکو کسی طرح دریافت ہو گیا کہ موجود ہیں
 چند روز بعد اوس دوست کو انسے ملنے کی ضرورت ہوئی مکان پر اگر اطلاع کرائی اوسوں نے
 کھڑکی سے سر نکال کر کہا کہ میں گھر میں نہیں ہوں دوست نے کہا سبحان اشر

کہ ابھی ایک شخص نے دعویٰ پھری کیا تھا اور کوہنے سولی دیدی اسی نے جواب دیا کہ آپ نے
 خوب کیا فرمایا تھا ہنسنے اور کوہنے بھیجا تھا۔ ۲۱۹۔ کسی نے شیطان کو جواب دینا چاہا وہ کسی
 وار بھی پکڑ کر پھینکا مارا آنکھ جو کھل تو پانی وارھی ہاتھ میں ہے اور پٹائی سے نمہ لال ۲۲۰۔
 کسی کو کہتے کہ اگر چار پائی بچھائے فقط تکیہ رکھ دے اور پٹائی بچھ کر تکیہ رکھ دیا
 اور تلاش میں مصروف تھا آقا نے پوچھا کیا تلاش کرتا ہے کہا جناب کی اور تعمیل کو کدی مگر خدا کہ
 تمام گھر میں ڈھونڈھا کہیں نہیں ملتا۔ ۲۲۱۔ کسی ایسے نے ایک میراثی کی وارھی میں ہاتھ
 ڈال کر کہا کہ اس وقت جاؤ تمھاری قسمت میں کچھ نہیں ہے وارھی پر ہاتھ پھر کوئی بال تک
 ہاتھ نہیں آیا میراثی بولا قصور معاف حضور کی وارھی ہو اور بندہ کا ہاتھ پھر دیکھ کہ قسمت
 میں کیوں کچھ نہیں ہے۔ ۲۲۲۔ ایک بڑے حاکم نے کسی مقدمہ کی پیشی کے وقت کسی سے
 باپ کا نام پوچھا وہ چپ ہو رہی پھر پوچھا کہ نام کیوں نہیں بتلاتی کہا میں اس وقت کس کا نام
 بتلاؤں حضور انبیاء ہی نام لکھ لیں۔ ۲۲۳۔ کسی عامل کا نام بدیع الزمان تھا کسی گنوار نے
 نام پوچھا اور نام نہ کر بولا اسی صاحب کا تو بہت اچھے آدمی ہیں آپ کا نام تو نیکی زمان
 ہونا چاہیے کسی لائق نے بدیع الزمان نام لکھا۔ ۲۲۴۔ شاہ اودہ کے دربار سے کسی کو
 چکلہ داری ملی جب وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہو کر چلا تو دم کی جانب منہ کر کے بیٹھا کسی
 سبب پوچھا کہا دیکھتا ہوں کہ میرے پیچھے پیچھے دو سرا چکلہ دار تو نہیں آتا۔ ۲۲۵۔
 ایک مٹھارے کے چوبے کہیں نیوٹا کھا کر گھر آئے اور دروازے پر عورت کو پکار کر لے چار پائی
 بچھا اور عورت بولی کھانسی تعریف تو تب تھی جو وہیں سے چار پائی پر سوار ہو کر آئی ۲۲۶۔
 ایک یو قوت پیرنا سیکھنے کے لیے دریائے کو دا اور پلے ہی غوطہ کھانے پر قسم کھالی کہ ہم
 اب جب تک پیرنا نہ سیکھ لیتے تب تک پانی نہ چھوٹے۔ ۲۲۷۔ ایک یو قوت اس بات کے
 جاننے کے لیے کہ سوتے میں اس کا چہرہ کیسا معلوم ہوتا ہے ہمیشہ آئینہ منہ کے سامنے رکھ کر
 کرتا تھا۔ ۲۲۸۔ ایک حق نے سنا کہ کوادو سو برس تک جیتا ہے اور کسی نائنس کو لے
 کوٹے کو پکڑ کر پنجرے میں بند کیا۔ ۲۲۹۔ ایک یو قوت کو سفر کے وقت مورنگے لٹھلٹھا
 کہ سید سے راہ جانا میں راہ میں ایک گھوڑا درخت ملا آپ دس روپے گھر سامنے لپک

نکاح بڑھائی کیا مجھے گا اور مہون نے ہلا دیا کہا میرے پاس ایک پیسہ ہے ایک پیسہ جتنا نکاح ہوتا ہے اور تباہی پھر دیکھے۔ ۲۱۲۔ کوئی مال صاحبِ رخت پر چڑھ گئے تھے اور پوسے نیچے کی جوتھکاد کی گھر لگے اور نیت کی کہ اگر خیر و عافیت نیچے اور تر جاؤنگاد حق و یہ کاپر ساد چڑھاؤنگا جب نصف دور اور تر آئے گئے لگے اگر دس روپیہ کا نہیں تو پانچ روپیہ کا تو ضرور ہا چڑھاؤنگا جب چارم حصہ اور تونے کو ریگیا بولے ڈھائی روپیہ کے چڑھانے میں تو شک ہی نہیں علیٰ ہذا الیقاس گھٹتے گھٹتے جب صحیح سلامت زمین پر اور تر پہلے فرمانے لگے اب تو بھائی نہ چڑھیں گے نہ چڑھاؤنگے۔ ۲۱۳۔ ایک فقیر ایک امیر کے پاس گیا اور کہا تمہارے باپ نے خواب میں مجھے کہا کہ میرے درمکے پاس جہاد اور کو کہ سوار و پیہ تملو دیدی امیر بولا آج مات کو میں بھی پوچھ لوں دوسرے روز فقیر سے کہا کہ مجھے یہ ارشاد ہوا کہ فقیر کو چھ تار کر کھلوا دے فقیر بولا کہ آپ تعمیل کیجیے مگر اچکا باب بڑا نچو ہے مجھے کچھ کہا آپسے کچھ۔ ۲۱۴۔ کوئی شخص ایک نیک نیکل سے گھر معان آیا کھانے کے وقت نیکل نے ایسے ذکر کی جس سے وہ کم کھائے کہ فلان تاج ایک شخص ہمارا دستہ دار آیا تھا ایسا پر خوار تھا کہ ایک بیٹی کو دیکھ کر تھا معان بولا وہ محض بیوہ تھی شہر داری میں تکلف کیا ایسا کرنا چاہی کہ دوڑی کا ایک لقمہ جیسا ہم کرتے ہیں۔ ۲۱۵۔ ایک سیاد کے پاس ایک تو ایک تو کا کچھ تھا قیمت ان کی ایک پیسہ کچھ کی دو روپیہ بیان کی لوگوں نے سب پوچھا کہا وہ صرف ان کی اور یہ ان کی ہی ان کو کا پٹھا کھی ہے۔ ۲۱۶۔ بادشاہ نے ایک ضرر جواب کے پوچھا میری ہاتھ پر کیوں بال نہیں کہا خیرات کرتے کرتے گھر کے پوچھا اور دن کے ہاتھ پر کیوں نہیں کہا خیرات لیتے لیتے بادشاہ نے کہا جو خیرات لیتے نہ دیتے ہیں اونکے ہاتھ پر کیوں بال نہیں کہا افسوس کرتے کرتے کہا دنیامیں نہ کچھ دیا نہ کچھ لیا۔ ۲۱۷۔ ایک معلم کی شاگرد کو ہدایت تھی کہ یہ فصاحت و بلاغت کھنگو کرنا چاہیے ایک درجہ کی چنگاری معلم کی پگڑی پر جا پڑی شاگرد نے اطلاع کی کہ جناب مولانا مقتدا ناقلہ و کعبہ احضوری دستارِ عظمت آثار پر ایک خگڑا ہنجر شریار تشکرہ جلم سی پرواز کر کے شعلہ افگن ہے۔ اس حصہ میں سب پگڑی جل گئی۔ ۲۱۸۔ ایک شخص نے دعویٰ خدائی کا کیا اور سکو گرفتار کر کے بادشاہ پاس لیگو بادشاہ نے کہا کیا تمہیں شا

تب میں بانگ دیکے مرغیوں سے صبح میں گھسنے نہ دیا۔ ۲۳۶۔ ایک مسخرہ بادشاہ کا ہوا
 دیتا ہوں تاکہ وہ اٹھیں تو کسی جرم پر بادشاہ نے سولی کا حکم دیا مسخرہ سفاک کی
 سولی آؤ آؤ تمھاری بات نہ ہو بادشاہ نے دیکھتے ہی فرمایا آج میں نے سخت قسم کھائی ہے
 کہ کام تمام کیا۔ ۲۳۷ مطابق ہرگز عمل نہ کروں گا مسخرہ بولا بہت اچھا میں تو یہ
 کی تاک پر کبھی بیٹھ گیا ہوں اب یہ بھائی کو حضور سولی دے دیں بادشاہ بہت ہنسنا آؤ
 اس زور سے ہا۔ ایک مسخرہ اسے میں بھٹیاری کے یہاں ٹھہراؤ اور آنا لا کر
 میں فریاد بھٹاری نے آغا گوندہ کی بیڑے بنائے رستہ شروع کیے اور مسافر کی
 قیامت کو جنت ٹھہرے تو کچھ مال دوستوں کے ہاتھ لگے اتنے میں مسافر
 ایک فیونی علی میں مشغول ہوا بھٹیاری نے جھٹ پانچواں بیڑا جو اس کے
 طہین حق بھڑکے کٹو سے میں ڈال دیا مسافر نے جو آنکھ اٹھی تو بھٹیاری نے
 ہمیں حق کا بھائی ہیں مسافر تھے حاضر جواب لگے کہ ہم پانچ بھائی تھے
 کہ ہم دیا۔ ۲۳۸۔ ایک مختار صاحب ہر مقدم میں حاکم سے کہا کرتے تھے
 ایک سہلہ فرماؤ میں معاملہ بہت صاف ہے ایک عورت نے زنا بالجبر کا دعویٰ کیا
 جب یہ جب مقدمہ پیش ہوا حسب معمول کہنے لگے کہ حضور موقع ملاحظہ فرماؤ میں
 پہلے حاکم نے کہا مختار صاحب آپ نے ملاحظہ کیا ہے۔ ۲۳۹۔ ایک خلع
 کو کوکب کر رہا تھا ہمسایہ کے لوگ وڑے آئے اور کہا اے نالائق کوئی اپنے
 اپنے اس طرح پیش آتا ہے اس نے کہا واہ جناب اگر قبلہ لیڑھا ہو جائے تو کیا اسے
 مگر۔ ۲۴۰۔ ایک کالت کے امتحان کے امیدوار سے ایک شخص نے دریافت کیا
 تو کل دن رات محنت کیا کرتے ہیں کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوتے
 اس نے کہا کہ کیا کروں قانون یاد کرنے سے ہمت نہیں مانتی کسی صیغہ میں
 لجاتا تھا اچھا تھا اس شخص نے کہا کہ آپ فکر نہ کیجیے مجھ کو یقین کامل ہو گیا آپ
 مع غائب میں پاس ہو جائیں گے۔ ۲۴۱۔ کسی نے ایک طاہرہ سے پوچھا کہ آپ
 تھے ہیں کہا دستور الصبیان فرمایا اے کیا معنی کہا دستور بیکوں کا بچے دستور

شتر سوار آتا تھا اس سے کہا اوتا لے شتر سوار نے ہاتھ اوٹھایا جھوٹے اوستا ہا تھا پھر گھر
ایسا کھینچا کہ وہ بھی درخت پر آگیا اور اونٹ نیچے سے کل بھاگا۔ ۲۳۰۔ کیسلے گھر پر گیا
مالک نے آٹھٹ سے بھیجا اپنی جوت سے آتے کہدیا کہ تو مجھے جٹا کر سبب بقدر مالدار اور تھوڑے
ہونیکا دریافت کرنا اور باد پر تمام پوچھنا چنانچہ اسوایسا ہی کیا اور سنو کہ ت کو دیوہ یا کہ میں نے
چوری سے دولت حاصل کی ہے چوری کو جانا تھا تو سات بار ایک شتر طرح کے گھر کی سے
نیچے اتر جاتا تھا اور خزانہ باندھ لانا تھا اور کیا کو نظر آتا تھا وہ شتر یہ کہ نہ شتر چوری سے
سنگر ایسا ہی مل گیا اور صحن میں دم سے گھر پر ۲۳۱۔ ایک بھلا نظر آتا تھا ایک تو قوت
روئے لگا لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ بہت عجیب شتر ہے پوچھنا چنانچہ میں نے اس کو چور سے کہا
دعا کا سبب کی دائرہ صلی بتی دیکھ کر مجھے ایسا راز پر یاد آگیا اور کسی طرح میں بھی سی ہی رہی تھی
۲۳۲۔ ایک دفعہ صاحب کم علم کو سوا چنڈ توں کے اور کچھ نہ آتا تھا اول روز وہی باہن
سنا کر لوگوں سے پوچھا کہ مجھے لوگوں نے کہا ہاں یہ سنگر دھلا کر زیادہ کہا کہ سبب بھی کہ تو اس شتر
بھی ناکیا ضرور دوسرے روز بھی وہی چند باہن سنا کر سوال کیا لوگوں نے کہا نہیں مجھے
آپ نے یہ کھار دھلا بند کر دیا کہ ایسا شتر وہاں کہ جو کچھ شتر سے نہیں بھرتی تھا ناکیا ضرور دوسرے روز بھی
یہی سوال کیا لوگوں نے پشتر سے صلاح کرنی تھی کہ کوئی مجھے ایسا کہ کوئی نہیں سمجھا اپنے
دعا یہ کہہ کر بند کر دیا کہ جھوٹ نے بھی وہ انکو بھی دین جو نہیں آتے ہی کیا ضرورت ۲۳۳
ایک گنوار کے سر پر عدالت میں قرآن رکھا گیا اور اظہار لیا گیا جو چاہا سو کہ یا قانون میں
جا کر لوگوں سے کہا کہ میں تو اول جی میں ڈرتا تھا کہ حلف اوٹھانا پڑے گا خدا جانے
اوٹھے یا نہ اوٹھے مگر میں تو سو حلف اوٹھا سکتا ہوں۔ ۲۳۴۔ ایک گنوار جو تاخیر نہ گیا
جو تا پسند کیا دکاندار نے قیمت بتائی کہ آٹھ آنہ دیکھیے جو تا دیتا ہوں کہ انیس جناب کہ جو تا کھا جو
زیادہ نفع لینا مناسب نہیں۔ ۲۳۵۔ کسی نے نوکر رکھا اور اپنے وطن کو گھر کی
خیر و عافیت دریافت کرنے بھی نوکر نے وہاں جا کر کہدیا کہ میان مرگئے اور میان کی کر
اد کے تمام خاندان کے مرجائے کی خبر سنادی میان گھر کر گھر کو رو رہے نوکر نے
پیسے گھر آکر ملی بی وغیرہ سے کہدیا کہ میان بھوت ہو گئے ہیں آوین تو آئے نہ دینا چنانچہ

بین بانگ دیکے مرغیوں کے مردہ دل کو زندہ کرنا ہوں اور لوگوں کو اس بانگ سے اعلان
 بنا ہوں تاکہ وہ اٹھیں اور اپنے اپنے کام میں لگیں لوٹری اس بات کے سنتے ہی غماہوں کے
 بی آواز آؤ تھاری بات سنیں چھوڑ نہیں سکتی ناشتے کا وقت گزر جاتا ہے یہ کہہ کر اس غریب کو
 کام تمام کیا۔ ۲۴۶۔ ایک فیونی حجام کسی صاحب کا خطا بنا رہا تھا بتاتے بتاتے حجام
 ناک پر کھٹی بیٹھ گئی بس ہاتھ میں حجام کے اُسترا تھا اسی ہاتھ سے غصہ میں اُستری کے
 من زور سے چپا پنچہ مارا کہ ناک کٹ گئی اور کھٹی اڑ گئی۔ ۲۴۷۔ ایک مولوی صاحب نے
 یہ فرمایا کہ جو شرع شریف کی پابندی کرے گا اور احکام خدا اور رسول بجالائے گا تو وہ
 قیامت کو جنت میں جا کر رہے گا اور نہایت نفیس لطیف خیرین نعمتیں بہشت کی استعمال میں
 ایک فیونی ظریف الطبع بھی وہاں موجود تھے انھوں نے دریافت کیا کہ مولوی صاحب
 ہمیں حقہ بھی ملے گا یا نہیں مولوی صاحب نہایت غضبناک ہو کر فرمایا لا حول ولا قوۃ
 ہمیں حقہ کا کیا کام ہے تو وہ ظریف صاحب کیا جواب دیتے ہیں تو بس ہمارا جنت کو
 کہ بہم درخ میں جانا ہی قبول کرینگے وہاں ہر سے حقہ تو بیٹے میں آیا کرے گا جنت میں
 ایکس ہلاش کرینگے اور درخ میں آگ کی تو کمی نہیں۔ ۲۴۸۔ کسی شاعر کا ایک لڑکا
 جب باپ کا تخلص ناشاد تھا اور بیٹے کا شاد باپ نے لڑکے پر کسی قسم کی نالاش کی سمن شاد کے
 پس باپ اسکی تعمیل میں کیا لکھتے ہیں ۵۰ نافی سے ناشاد نے لکھی شاد پہ نالاش
 انہیں کرتے کبھی اولاد پہ نالاش ۲۴۹۔ ایک میندار کا لڑکا انگریزی پڑھتا تھا ایک روز
 اتفاق سے اس زمیندار کا کسی مقدمہ کے حیلہ سے صاحب کلکڑ کا سامنا ہوا تو صاحب نے از رو
 انگریزی دریافت فرمایا کہ اول تمہارا لڑکا انگریزی پڑھ چکا یا ابھی باقی یہ زمیندار نے ہاتھ جوڑ کر
 من کی کہ حضور خوب پڑھ گیا ہے صاحب نے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں کر جانا جواب آیا کہ کھڑے ہو کر دستاویز
 ہر جوتا پہن چکے میں جانا ہے یہ سکر صاحب دربت ہنسوا۔ ۲۵۰۔ ایک صاحب نے بھڑک کر گھر کی کشتی
 ٹوٹی تو چاروں شانے چت منڈیر کے نیچے گئے حضرت کو کچھ نہ سوچھی فرمانے لگے سے

نست کی دیکھو خوبی کہاں ٹوٹی ہو مکند دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا
 ۲۵۱۔ ایک غریب ملزم کا مقدمہ کسی مجسٹریٹ کی عدالت میں کہ درحقیقت وہ غریب ملزم

نہ کوں کا لودہ نہ لودہ جو رہا جی جان چا نو تندرہ ای احمق نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر
ایک شرابی کے پیچھے لایا تو اسے رات آئی وہ نشہ میں تھا ۲۳۔ کیسے گھر چو گیا
دروازہ پر پہنچ گئی کئی گنا باران سے کہہ دو کہ اس سال میری بے سقد رالہ رازہ قبول
۳۴۔ کسی عورت نے اپنے بیٹے کو سوتے سے جگایا کہ بھیا اور ت کو بوا بیا کہ میں نے
اوسے کہا کہ امان جان پھر کیا کروں اگر سورج رات کو ہی نکلتا ہے تو پھر کسے کی سے
۳۵۔ کسی صاحب نے اپنے گھر خطا بھیجا کہ میری فنان عہدی پر تو سوچو چورس نے
وہ خطا میا بھی سے پڑھو یا میا بھی رہا تب اس خطا کو پھر کد اڑھت وقت
عورتوں نے کیا فیہ میا بھی صاحب نے فرمایا کہ تم بھی رو رو جو رو لے کہا
یہ واقعہ سنکر پڑوس کے لوگ بھی جمع ہوئے اور میا بھی طہی ہی ہتی تھی
میا بھی نے اوسے بھی کہا کہ تم بھی رو رو وہ بھی سب رہنے لگے روز وہی بائیں
لاؤ وہ خطا میں بھی تو پڑھوں پڑھا تو اوس میں عہدے کی ترقی ہو گئی تو اس نے
میا بھی صاحب سے کہا کیوں حضرت آپ نے اس شادی کو غم نہیں سمجھے
اور دیکھو رو لایا کہا میں تو اس جہ سے رویا کہ وہ ایسی ترقی پا کر اب مجھ کو بھی
کوئی اچھا معاملہ تلاش کرے جس سے میری روٹیوں میں خلل دیگا اور عہدے سے
کہ اونکی طرف بھی التفات کم ہو جاوے گا اور پڑوسیوں کو رو لاس
کہ جب وہ ترک احتشام سے دولت خانہ پر تشریف لاویگے تو انکے مکا

اور اصیل وغیرہ کے لیے تجویز کریں گے ۳۵۔ ایک مرغ بیچارہ قضا کا

لوٹری کے پیچھے میں گرفتار ہوا اوسکے مارنے کے واسطے یہ جیلہ سوچا کہ اوسی پر

رکھ کر اوسکا کام تھم کرے تب اس سے کہنے لگی کہ تو بڑا ہی غوغائی اور شو

پنج چنگاڑ ساری رات بچا تا ہے کہ میں اور میرے دوست اپنے

نین کر سکتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تمام ہمسایہ کے لوگ تیرے شو

سیب اپنے آرام و راحت سے محروم رہتے ہیں مرغ نے جھٹ بیا صد

جانتی ہو کہ میرا لنگ بنا جو ہے خدا خواستہ میری طبیعت ہزارا در استعاش

بچہ بھی جتنا ہے میرے کہا کہ افسوس کل گھر والوں نے وفات پائی اب دنیا ہیچ ہے
 اسی صدمہ سے کپڑے پھاڑ کر ٹٹ میں کھنڈال گھر کی طرف راہی ہوئے خدمتگار نے
 پیشتر انکے مکان پر جاکر کہا کہ یاں بھوت بن گئے اور میان آتے ہیں میٹ ترین اگر
 دہکا کر کوٹھے پر آئیں اور میان کو کھنسی پینے دیکھا کر دعائیں پڑھیں اور سب نے فریاد
 اٹھا کر بے چھینکے شروع کیے میان یہی ارے نے ہر چند فریاد کی مگر کسی نے کچھ نہ سنا آخر
 تنگ کر کسی طرف کو چلے گئے خدمتگار گریہ کا مالک بن گیا۔ ۲۵۵۔ ایک شخص بہت بھوکھا تھا
 قاضی کے کان پر جا کر کہنے لگا کہ میں بہت بھوکھا ہوں خدا کے واسطے مجھ کو کچھ تھوڑا سا دو
 تو کھاؤں تا مٹی صاحب نے فرمایا کہ بھائی تو قاضی کا گھر ہے قسم کھاؤ اور چلے جاؤ۔ ۲۵۶۔
 ایک صاحب قانگولی کے امیدوار تھے مگر ایک چشم تھے آپ سے صحت جسمانی کا سار ٹھیکٹ
 طلب ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے صاحب کا یہ ضلع کو لکھا کہ اسکی ایک آنکھ ہے اگر کوئی
 سہج ہووے تو سار ٹھیکٹ دیا جاوے ایک چشم صاحب سے جو دریافت کیا گیا
 یہ کردار قانگولی میں ضرورت ہے ایک دمی مضبوط چست و پیالاک جوڑے تمھاری
 ایک آنکھ کمر ہے امیدوار صاحب اپنی لیاقت سے کیا جواب دیتے ہیں کہ حضور عام قانگولی
 جب پیمائش میں شہرت لگاویں گے تو ایک آنکھ بند کرنا پڑے گی مگر میری فداانی آنکھ بند ہے
 پس میں قابل منظوری ہوں۔ صاحب بہت ہنسے۔ ۲۵۷۔ ایک مدرس صاحب اپنی
 بی بی صاحبہ کو خط میں کیا لکھتے ہیں کہ میں نے سنا ہے حسین والدہ صاحبہ معطلہ کر
 رہتی ہیں وہ کوٹھری ٹپکتی ہے اور گرا پڑتی ہے افسوس کسی طرح بارش دم نہیں آتی
 دیتی ہے خدا نخواستہ اگر وہ کوٹھری میں دب کر مر گئیں تو میں والدہ کس کو کہا کروں گا اسکو
 جواب میں بی بی نے لکھ بھیجا کہ اب آپکی والدہ یوں بھی بہت سن رسیدہ ہوئی ہیں
 آج نہ مرن کل مرجائیں گی اگر ایسے ہی آپ کو والدہ کنز کی آرزو ہے تو بندی کو کہیے لیا بیوگا
 ۲۵۸۔ ایک شخص کے ضعیفی کے سبب تمام دانت کمزور ہو گئے تھے اور ہلتے تھے ایک
 ڈاکٹر صاحب کے یہاں دانت بنوانے کے واسطے گئے حسن اتفاق انھیں دانت بنوا
 وقت بمقامی آئی اور انھوں نے منہ کھولا ڈاکٹر نے کہا میں صاحبین کی صفت مت اٹھائی

بیچم تھا پیش ہوا اور عدالت مجسٹریٹ سے دورہ سپرد ہوا عدالت کشن میں تمام مجرموں سے
اس غریب ملزم کی نسبت جرم ثابت کر کے اپنی اپنی راسے بردستھا کر دیے مگر ایک مجرم نے
دستخانہ کیے معاملہ سے ہر گیا جب مجرم کا جسے دستخانہ کیے تھے موت کا وقت قریب آیا تب
جج نے اس سے پوچھا کہ آپ نے فلان جلسہ میں جو دستخانہ کیے تھے اسکی کیا وجہ تھی
میر نے جواب دیا کہ وہ خون میرے ہی ہاتھ سے ہوا تھا دوسرے بے گناہ کا خون اپنے
رہا کیا ضرور تھا۔ ۲۵۲۔ ایک گنوار نے ایک طالب علم سے پوچھا کہ میان تم کون علی
بڑھے ہو جواب دیا بھائی میرے نگو گنوار نے کہا کہ احوال و واقوہ صرف نہ تو بخیا بکا
ایک علم کے پڑھنے سے کیا فائدہ۔ ۲۵۳۔ ایک کوٹا گوشت کا ٹکڑا منہ میں لیے ہوئے دو
بیٹھا تھا کوٹری دیکھ کر لکچائی اور بولی کہ میان کوٹے تمھاری صورت کیا ہی نکلیا
تھا ای آواز اسی دکاش کر شک بلبل ہزار داستان ہو غرض اینو آپ ہی نظیر ہویت
یہ دیون کے بادشاہ ہو بلکہ فخر ہا کوٹو نے اپنی ایسی تعریف سکر خیال کیا اگر میں ہوتے
تو گوشت کا تہ در پوٹھا میں آپ خوشی میں آکر لگے کائین کائین کرنے دفعہ گوشت کا ٹکڑا
کوٹری کوٹری اونٹھا کر کھا گئی اور بولی کہ جی تو باتیں تم میں خوب ہیں لیکن ایک
نکتہ۔ ۲۵۴۔ ایک خدمتگار کو ایک امیر نے اس شرط پر نوکر رکھا کہ کبھی جب
خدمتگار نے مدت العمر میں تین مرتبہ جھوٹ بولنے کی اجازت لیکر نوکری کی
امیر نے کچھ زر و مال دیا اور وطن کو بھیجا اور کہا کہ یہ ہمارے مکان پر ہے اور مکان
میں خیریت لا اور ہمارا ایک کتہا رفیق اور ایک ونٹ گھر میں ہے اسے بھی دیکھتے آنا خدمتگار
دیکھے مکان پر آیا اور رو کر زر و مال دینے لگا لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا
میان نے انتقال کیا بعد ختم فاتحہ خوانی خدمتگار میان کے پاس واپس آیا میان نے کہ
تو ابھی اسے کہا کہ گر گیا پوچھا کیوں کہا اونٹ کی ہڈی کھا گیا تھا خلق میں ہڈی
آٹک گئی تھی اس تکلیف میں مر گیا کہا اونٹ اچھا ہے کہا مر گیا کہا کس طرح کہا آپ
واندہ کے مقبرہ کی اینٹیں ڈھونڈنے میں گر پڑا کوٹا تر گیا کا والدہ کے کس عارضہ میں انتقال
کیا پوتے کے غم میں کہا ہے ہوا کا بھی مر گیا خدمتگار بولا کہ میں بے ماں اور بے دودھ

خوب مرمت کی جائیگی۔ ۲۶۲۔ ایک شخص نے اپنے شاگرد سے کہا کہ دنیا داری کا لطف بغیر شادی کے معلوم نہیں ہو سکتا وہ شخص جس سے شاگرد نے یہ سنا تھا شادی کی فکر میں غلطانہ بیان کرتے تھے کہ کسی طرح شادی ہو جائے۔ حسب اتفاق انہیں سفر پریش ہو چلا تو چوتھے ایک کنوین پر پہنچے۔ پانی پیا۔ ٹھنڈک جو معلوم ہوئی تو کنوین کی جگت پر لیٹ کر سو گئے۔ قاعدہ ہے کہ جس بات کا خیال رہتا ہے وہی خواب میں دکھائی دیتا ہے چنانچہ خواب میں آپ دیکھتے ہیں کہ ہماری شادی ہو گئی اور ہمارے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا ہے اور ہماری بی بی اور لڑکا تینوں شخص لیٹے ہوئے ہیں اور بی بی کہہ رہی ہے کہ ذرا اٹھ کر لیٹو لڑکا دتا ہے چھ حضرت ہٹ گئے بوردے کچھ بکر کہا یہ ذرا اور ہٹے جب تیسری بار جو روئے چھٹا کر کہا کہ کھڑکیوں میں لڑکا دبا جاتا ہے۔ تو آپ غصہ کے مارے بالکل سٹ گئے اور آپ کا ہٹنا تھا اچھٹ کنوین کے اندر دھم سے ہمارے اب حضرت کی جو آنکھ کھل نو دیکھا ساٹھ ہاتھ کے اندر پڑے ہیں۔ تب تو آپ بہت گہرا آئے اور لگے شور مچانے۔ اتفاق سے آدمیوں نے سن کیا اور انکو نکالا۔ لوگوں نے پوچھا کیسے کنوین میں کیسے آپ گر پڑے تب آپ نے مفصل حال کہہ سنایا۔ پھر لوگوں نے کہا چلیے ہم آپ کی شادی کر دیں۔ تو آپ سادگی سے کیا جواب دیتے ہیں کہ صاحب خواب میں شادی کرنے کا نتیجہ یہ ملا اگر سچ مح شادی کروں گا تو خدا معلوم کیا گت ہوگی پس اب شادی معاون ہی رکھیے۔ ۲۶۳۔ ایک اندھے کی عورت بد صورت تھی وہ ڈرائی کے واسطے کہا کرتی اسے خدا جو تو نے بھلاؤ اتنا خشن دیا تو خداوند کو اندھا کیوں کیا ایک دن اندھا بولا میری آنکھیں تو ہیں نہیں جو تیری صورت دیکھوں مگر اتنا جانتا ہوں کہ جو تیری صورت اچھی ہو تو اندھے کے گھر کیوں آتی۔ ۲۶۴۔ ایک سپاہی نے باغ میں جا کر ایک بھوت پچھلی بچہ دی وہاں اکثر لوگ بیٹھے کہتے تھے کہ فارسی میں خوجہ کو محنت کہتے ہیں سپاہی نے اس بحث کو سن کر راز رکھا اور پچھلی کو بادشاہ کے حضور میں لیجا کر نذر کی بادشاہ نے خوش ہو کر دیوان سے فرمایا کہ اسے انعام کے لاکھ روپیہ دیوان کو یہ بات بُری لگی اور سپاہی سے کہنا چاہا تو حکم کی نہیں مگر جو یہ نہ ہوئے تو ایک ماہہ اور لاکھ سپاہی بونا کہ یہ تو نہ زہر مادہ ہی بلکہ محنت ہے دیوان لا جواب ہو گیا اور لاکھ روپیہ سے نیسے دیکھو علم کا ایک نقطہ بھی کام آتا ہے

میں باہر کھڑا ہو کر دانت بنایا کرتا ہوں اندر جانے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے ۲۵۹۔
ایک محفل میں ایک چلبلی طبیعت شوخ و ظریف رقاصہ نے ایک صاحب کی طرف جوابی تہنیت
ظرافت کی جان تصور کرتے تھے حقہ بڑھا کر سادہ پن سے کہا لو تھا مودہ صاحب ہنسی سمجھ کر
گویا بوسے دائیں یا بائیں۔ طوائف نے جواباً بات کو بچنے سے غرض ہوئی اور دائیں بائیں کا
کیا بوجھنا ہے ظریف صاحب کمال نام ہوئے۔ ۲۶۰۔ کسی شخص نے ایک شہتے سے رافیت کیا
کہ ذہنیت سہراہ کیوں پڑا رہتا ہے کتے نے جواب دیا کہ میں بھلے اور بڑبڑکی شناخت
کیا کرتا ہوں آدمی نے کہا کس طرح پرکتا بولا کہ بھلا آدمی تو چپکے اپنا راستہ چلا جاتا ہے
اور بڑبڑا ہوتا ہے وہ بھٹکواکت و ٹھوکرین مار جاتا ہے۔ ۲۶۱۔ ایک مولوی صاحب
ہمیشہ مکتب خانے میں شاگردوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جو پڑھا کر دو سپر عمل کیا کر دو
ایک روز ایک طالب علم کا آمدنامے والا سبق تھا۔ خموشیدن چپ رہنا۔ مکتب میں
تمام لڑکے پڑھ رہے تھے مگر وہ لڑکا چپ بیٹھا تھا۔ مولوی صاحب کئی بار خطا ہوئے
کہ تو سبق کیوں نہیں یاد کرتا ہے۔ مگر اوسنے اوسکے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا۔ آخر کو
مولوی صاحب غصہ ہوئے مارنے کو اٹھئے۔ جب شاگرد ریشہ بولا کہ حضرت آج کا سبق میرا
خموشیدن ہے اور خموش ہے۔ چونکہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو پڑھا کر دو سپر عمل بھی کیا کر دو
اور خموش کے معنی ہیں چپ رہ لہذا حسب الارشاد میں نے اسپر عمل کیا کہ چپ بن۔ اتن میں
مولوی صاحب کی ایک دوسرے پر نظر جا پڑی اور خطا ہو کر بولے کہ یہ کیا فضول باتیں کر رہا ہو
نہ تو آپ پڑھے اور نہ دوسرے لڑکوں کو پڑھنے لے نامعلوم نے باسبک لگا رکھی ہے شاگرد
بولا استاد اسوقت کا سبق میرا لافیدن ہے اور لافیدن کے معنی ہیں فضول بکنا۔ سو
بک رہا ہوں کیونکہ جو کچھ پڑھا اسی پر عمل ہے۔ ذرا عرصہ کے بعد تمام لڑکے ایک بار چلا
اوتھے کہ اسے مولوی صاحب کھو بدھوانے بیٹھے بیٹھے پیشاب کر دیا مولوی صاحب دیکھ کر
بہت برہم ہوئے کہ آپن یہ کیا بیودہ حرکت کر کے نے عرض کیا جناب میرا سبق شائیدن ہے
اور شائیدن کے معنی ہیں پیشاب کرنا سو پیشاب کر رہا ہوں مولوی صاحب شاگردوں کی
یہ باتیں دیکھ سن کر بہت کھرا لے اور فرمایا کہ جو پڑھا کر دو سپر عمل کیا کر دو

۲۶۵۔ ایک آدمی کو برے گھڑا بھج کر اور اس کے اوپر مزہ رکھ کر قاضی کے پاس لیگیا
اپنا مطلب بیان کیا قاضی نے اس کے مدعا کے موافق پروا نہ کر دیا جب قاضی کھانا کھانے گیا
اور گھڑے کا وہ نہ لگا یا تو گویا قاضی بہت ناراض ہوا ایک دن وہی آدمی اسکو راہ میں ملا
قاضی نے اس سے فرمایا کہ یہ زمین کچھ بھول ہے اگر بے ڈنڈہ درست کر دین اور کہا پھر زمین
تو بھول نہیں مگر گھڑے میں کچھ چوک ہوگی۔ ۲۶۶۔ ایک ملواری دو دھن میں پانی ڈاکر
بیچتا تھا اس کے پاس ہزار روپیہ جمع ہوئے ایک بندر روپیوں کی پھیلی اور ٹھاکر جٹا کے
کنارے درخت پر جا بیٹھا اور ایک ایک روپیہ پانی میں ڈالتا گیا اور ایک ایک کنارہ پر
اوس وقت کسی شخص نے بندر کے مارنے کا ارادہ کیا حلواری بولا کیوں مارتے ہو وہ اسکو کہہ کر یہ تو
کنارہ پر ہیں اور پانی کے روپیہ پانی میں گئے دیکھو حرام کاروبار یہ کیا آئندہ میں پے نہ ہو اور اسکو
منصوبہ کیا کہ آج شیرینی مفت کھانا چاہیے اول ایک شخص نے حلواری کی دکان پر ہاکر
ایک روپیہ کی شیرینی لیکر دہن کھانا شروع کیا حلواری نے یہ جانا کہ نے کچھ بن روپیہ
دے دیگا اتنے میں دوسرے نے آکر کہا ایک روپیہ کی شیرینی دیدو حلواری نے تول دی
تو وہ لیکر جانے لگا حلواری بولا قیمت تو دینے جاؤ اس نے کہا کہ میں نے یہ روپیہ پہلے ہی
دیدیا دوسرا کھان سے لاؤ ان حلواری بولا تو نے تھکو دام نہیں لیے یہ بھلا مانسج شیرینی
کھاتا ہے اسکی گواہی دیگا تب وہ حرام زادہ کہنے لگا کہ اگر حلواری تو حرام زادہ ہی ہے کابھی
دیا ہوا بھول گیا تو میرا دیا بھی بھول جائے تو میں کیا کروں اس سے میں بھی بتاتا ہوں
یہ کہہ دو نون چلے گئے۔ ۲۶۸۔ ایک آدمی کی صورت عجیب اور ٹھکانہ کوئی دیکھتا تھا اسکو
روٹی نہیں ملتی تھی ایک دن بادشاہ نے بلوا کر علی الصبح اسکی صورت دیکھی اتنے میں
شکار کی خبر آئی بادشاہ کھانا کھانے بغیر سوار ہو گیا مگر شکار ہاتھ نہیں آیا اور بادشاہ
حیران ہو کر رات کو گھر آیا اور حکم دیا کہ اسکو جان سے مار ڈالو تب وہ بولا کہ آج مجھکو دیکھکر
موت بھوکے ہی ہے اور میں آپکا منہ دیکھکر جان ہی نہ مارا جاتا ہوں بادشاہ اسکی سچ
خوش ہو کر اسکو تھوڑا دیا۔ ۲۶۹۔ ایک حرتہ محمد شاہ بادشاہ کے دربار میں تھی وہ
دورانِ نماز نے کچھ عرض کی بادشاہ حشر پیتے رہے اور چاروں طرف سے اسکی تعریف

